شبنم سے مکالمہ

رابعہ سرفراز

میں سمجھتا ہوں ہر صنفِ
سخن کے لئے ایک خاص مزاج اور
افتادِ طبع ضروری ہوتی ہے۔ رابعہ
سرفراز بھی میرے نزدیک ذوق
اور فطری طور پر ''نظم'' سے زیادہ
مناسبت رکھتی ہیں۔ اُن کی
''نظمیں'' عرفانِ ذات، مشاہدہ
کائنات، مظاہرِ فطرت سے لگاؤ اور
رجائیت کی آئینہ دار ہیں۔
رابعہ سرفراز ابھی رہگزر
میں ہے۔ اُس کی کوشش ہے کہ وہ
اس سفر میں سرخرو ہو۔ وہ زندگی کی
حقیقتوں سے نبھا کرنے کی ہی داعی
نہیں بلکہ اُنہیں اپنے دامن میں
پھولوں کی طرح سمیٹ لینے کی
خواہش مند ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ہمیں
زندگی کے اس سورج کو مکدّر اور
دھبّوں سے پاک وصاف رکھنا ہے
تا کہ سوچ کا سفر جاری رہے۔ اُس
کے نزدیک چلنا زندگی ہے اور رُکنا
موت! خواہ یہ باطن میں سفر کا مرحلہ
ہو یا کائنات کی بسیط وسعتوں کو اپنی
سوچوں میں سمیٹنے کا دشوار مرحلہ، ہمیں
ہر حال میں، ہر قیمت پر اور

(بقیہ دوسرے فلیپ پر ملاحظہ کریں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شبنم سے مکالمہ

رابعہ سرفراز

سلسلہ اشاعت : ۹۷

تاریخ اشاعت : ۲۸ر دسمبر ۲۰۰۰ء

قیمت : -/۱۵۰ روپے

ڈیلکس ایڈیشن : -/۲۵۰ روپے

ناشر / حقوق : مصنف

اہتمام :

(ادیبوں کا اشاعتی ادارہ)

پوسٹ بکس ۲۵۔ فیصل آباد

ٹائپ : Z.K.Y. کمپیوٹر گرافکس، پریس مارکیٹ، فیصل آباد

مطبع : سلیم نواز پرنٹنگ پریس، فیصل آباد

انتساب

والد محترم

سرفراز احمد

کے نام

ترتیب:

اختتامیہ:

پیشوائی

شبنم سے مکالمہ

رات کے پچھلے پہر حقیقت کے ظہور کی منتظر آنکھیں
انتظار کے کس دلدوز تجربے سے گزرتی ہیں
دل پہ خوابوں کی یلغار آنکھوں کو کیسے کیسے منظر ناموں سے بھر دیتی ہے

خواہش کی سرشاری کے دکھ بھی کیسے ہوتے ہیں
جب کچھ دیکھنے، سننے اور پانے کو رہ ہی نہیں جاتا
آنکھ اپنی بصارت کی آخری حد سے آگے کہاں نکل جائے؟
جب خوشیاں راستے کا غبار اور آسودگی کے سارے خواب ہاتھ کی لکیریں بن جائیں
تو مضطرب روح کیا کرے؟
سرشاری کی کثرت کے دکھ سے پیدا ہونے والا لمحہ
شکر کے طواف کا لمحہ ہے

اے میری آنکھ!

اپنے حاصل پر رو رو کر اس مالک کا شکر ادا کر

جس نے تیرے ادھورے پن کی تکمیل کی

یاد رکھ! سانحے خلاء میں پرورش نہیں پاتے

موجود اور لاموجود اور میسّر اور نارسا کے درمیان کشمکش سے پھلتے پھولتے ہیں

ساعتیں جیسے نشیبوں میں بھی لڑھکتی جائیں

خواب بھری آنکھ کو مقصد کے قطبی تارے اور نیت کو ماحصل کی کہکشاں نے نہیں چھیڑتے

دنیا کی جانب گامزن رہ مگر دل کو پرانی محبتوں سے آباد رکھ!

کہ ان کی سرشاری بالآخر تمہیں اپنے اصل کی طرف لوٹا دے گی

رات کے پچھلے پہر جب بھید بھری ہوا

خوابوں میں کھوئے درختوں اور نیند کے بوجھ سے جھکی ٹہنیوں سے سرگوشی کرتی ہے

پرانی محبتوں سے آباد دل کو سکوت سے کلام کشید کرنے کا ہنر سکھاتا

شبنم سے مکالمہ کا معمول

تم کو حقیقت کے اسرار کی آشنائی بخشے گا

اور

تمہارے دل کو پہلی محبت کے گداز سے آباد رکھے گا

ریاض مجید

رابعہ...... مستقبل کی شاعرہ

شعری جولان گاہ میں نظم کی ہیئت کے نکتۂ نظر سے کئی تبدیلیاں دکھائی دیتی ہیں۔ قصیدہ، مرثیہ، منقبت، نعت، حمد، مسدس، مخمس، حتیٰ کہ آزاد۔ نجانے کتنے پرت ہیں جو نظم کے حوالے سے سامنے آئے۔ یقیناً نظم میں بے حد قوتِ ابلاغ موجود ہے اور بیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں نثری نظم بھی شعری قافلے میں شامل ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ یہ دیارِ شعر میں کیا مقام حاصل کرتی ہے ؟ اس کے حتمی تعین کے لئے ابھی کچھ عرصہ اور درکار ہے۔ بہر حال اس کو تخلیق کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ یعنی نثری ذائقہ بھی موجود ہو اور شعری آہنگ بھی برقرار رہے۔

رابعہ سرفراز کا نثری نظموں کا مجموعہ "شبنم سے مکالمہ" منظرِ عام پر آیا چاہتا ہے اس میں شامل زیادہ تر نظمیں موضوعاتی ہیں۔ اس کے ہاں آشوبِ ذات اور آشوبِ زمانہ کے ساتھ ساتھ سماجی کٹھنائیاں علامتوں کے سہارے نظموں کا روپ دھارتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں رابعہ کی نظموں میں زیادہ تر خارجی رویّے مظاہرِ فطرت کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ یہ کبھی ہوا سے بات کرتے ہوئے "مہربان ساعت" میں کہتی ہیں :

اپریل کی وہ مہرباں ساعت
زندگی کو عجیب ڈھنگ دے گئی

بے رنگ سی سوچوں کو

خوشبوؤں کی ترنگ دے گئی

کہیں ہوا سے منسوب جذبوں کی سرشاری، کا تذکرہ یوں کرتی ہیں:

میں جب بھی سوچ کا در وا کرتی ہوں

فکر و نظر کی سلطنت پر ایک مانوس ہوا کی حکومت ہوتی ہے

لوگ چاندنی کے لئے سرگرداں ہوتے ہیں۔ یہ 'سورج کی قربت کے خواہش مند' سے اس انداز سے مخاطب ہوتی ہیں:

اے سورج کی قربت کے خواہش مند

تم اس کی تپش اور حرارت کے خُوگر نہیں ہو سکتے

محبت کو مجبوری سمجھ کر نہیں نبھاتیں بلکہ رجائی انداز میں 'اعتبار' کی فضا یوں بکھیرتی ہیں:

محبت کے سمندر میں

بے یقینی کی تیز لہر آئی ہے

اسے زُعم ہے

وہ میرے من کی نازک کشتی کو آتے جاتے لمحوں میں دھمکائے گی

اس کے علاوہ بھی انہوں نے نجانے کتنے عنوانات کامیابی سے نبھائے ہیں۔ میں اس کو مستقبل کی ایسی شاعرہ قرار دیتی ہوں جو شعری مد و جزر کو یقیناً ایک نئی جہت فراہم کرے گی۔

فرخ زہرا گیلانی

حمد نامہ

رات کا پچھلا پہر جب پھولوں کی پنکھڑیوں پر شبنم گراتا ہے
تو میرے نادم آنسو
ہتھیلیوں پر تیری حمد تحریر کرتے ہیں
میرے مالک !
تیری عنائتوں کا ایک کبھی نہ ختم ہونے والا کریم سلسلہ ہے
جو میرے لفظوں کو دُعا اور میری دُعا کو قبولیت کا اعتبار دیتا ہے

کتنی خوبصورت حیرت ہے
کہ عمر کی طوفانی ساعتوں میں بھی میری پنہ گاہ میرے سر پر قائم ہے
میری مٹی کو روشنی
اور میرے وجود کو سانسوں کا رزق مل رہا ہے

میرے دھندلے آغاز کو باوقار انجام کا یقین دینے والے

ترے احسان میں ڈھلے وہ لمحے کتنے اچھے اور روشن ہوتے ہیں

جب زمانے کی سرد ہوا اور جہالت کی تاریکی کے مقابل

تو مجھے بے خوفی سے جینے کا ہنر عطا کرتا ہے

ترے کرم کی دھنک رنگ بارشوں سے سیراب محسوسات تری ثنا خوانی کیسے کریں ؟

میری لکنت کو اظہار کا راستہ دکھانے والے !

میرے عجز کی ساعتوں کو طویل کر

اور ....

میری خاموشی کا شکر کا قرینہ دے

اور ....

رات کے پچھلے پہر کی امید بھری چپ میں

مرے آنسوؤں کی شبنم کو اپنی ذات سے مکالمے کے آداب سکھا !

0-0-0

آمین

پرانے غروب ہوتے زمانوں اور نئے طلوع ہوتے جہانوں کے خالق !
مری ادھوری آگہی کو حقیقت آشنا کر

ان تشکیک میں لرزتی فضاؤں میں یقین کا ظہور ہو
اور
میرے لڑکھڑاتے جذبے خیر آشنا منزلوں کی طرف ثابت قدم ہو جائیں

اَے ندامت اور اذیت بھری خاموشی کی زبان سمجھنے والے !
مرے لہجے کو شکر کی نعمت سے ثروت مند رکھ
اور مجھے صبر کی اس رہگزر کا مسافر بنا،
جس کی برکات کبھی زوال آشنا نہ ہوں
حرص و ہوس کے شور و شر میں اپنے کرم ہی کو میرا نگہدار رکھ

مرے نگہبان !

مرے معاملات دنیا کے سپرد نہ کر

جو ساعت بھی میری زندگی پر طلوع ہو

اور ....

جو مقام بھی مرے وجود کا حاصل ہو

وہ تری لامتناہی رحمتوں کی پناہ میں ہو !

o-o-o

چڑیا سے مکالمہ

میرے آنگن کے شجر پر ایک چڑیا صبح سے چہچہا رہی تھی

میں نے حیرت سے پوچھا،

" تم اتنی مسرور کیوں ہو ؟"

وہ ہنستے ہوئے بولی

" نادان !

تمہاری قسمت پر نازاں ہو رہی ہوں

خوش بختی کا اک خزینہ تمہارے ہاتھ لگا ہے اور تم خاموش بیٹھی ہو "

میں نے گھبرا کر کہا،

" ڈرتی ہوں اگر لب کھولوں گی تو لہجے کا راز سب کے ہاتھ آ جائے گا "

وہ گویا ہوئی

" تو کیا زمانہ بے خبری کی نیند سو رہا ہے ؟

روشنی کبھی قید ہوئی ؟

خوشبو کبھی چھپ سکتی ہے ؟

اور پھر پہلی خواہش کی خوشبو......

اک مدت ہوئی، تمہاری آنکھوں نے یہ بھید سب پر کھول دیا ہے

اب محض ہمیں دل کو خوف کے چنگل سے نکالنا ہے

چلو ! ہم مل کر مسکراتے ہیں ......

اس کی بات سن کر میرے ہونٹوں پر بے نام سی ہنسی پھیلی

اور میرے اندر کا سارا غبار ہوا میں تحلیل ہو گیا۔

O-O-O

ایک مہربان سوچ کے ہمراہ

چودھویں کی روشن اور ٹھنڈی رات ہے
اور اک مہربان خیال میرے ہمراہ ہے
عجب سکون آمیز ساعتیں ہیں
اندیشوں کا ہر بادل میرے سر سے سرک کر دُوریوں کے اُفق پر دھبہ بن گیا ہے
میں کچھ سوچتی ہوں اور پھر بے ساختہ مُسکراتی ہوں

"میرے مالک !
یہ کیسا کرشمہ ہے ؟
جو ہر لمحہ مجھے زندگی کے قریب کر رہا ہے
مجھے جینے کا حوصلہ ہی نہیں

آگے بڑھ کر ماحول کے سارے رنگوں اور خوشبوؤں کو اپنے دامن میں
سمیٹنے کے لئے اُکسا رہا ہے

میں کچھ سوچتی ہوں اور پھر بے ساختہ مُسکراتی ہوں

میری یہ سوچ
اس لمحہ کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے
جس کی وُسعت اور شدّت کا کسی کو اندازہ نہیں
اس کی حیرت اور بہجت کو صرف میں ہی جانتی ہوں

میں اس لمحے کے بھید ......
اور اس سوچ کی خوشبو میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتی
اس لمحے کی حیرت اور بہجت میں سرشار
میں پھر سوچتی ہوں اور بے ساختہ مُسکراتی ہوں

O-O-O

بے ضرر طلب

اک بے ضرر سی طلب ہے
یہ خوشنما لمحے
یوں اَمر ہو جائیں
وقت یہیں پر تھم جائے
اور ہم
سرشاری بانٹتے اس منظر میں کھو جائیں۔

0-0-0

خوش نصیب

مجھ سا خوش نصیب کون ہو گا ؟
جو اتنی چاہتوں کی سنگت میں
اپنی خواہش کے سفر کو دھیرے دھیرے طے کر رہا ہو

چاہتیں جو انمول ہیں
بے مثل، بے لوث ہیں
چپکے چپکے آتی ہیں
کبھی سرگوشی میں کچھ کہتی ہیں
کبھی نظروں سے کچھ حیرتیں سمجھاتی ہیں

جی چاہتا ہے
ان چاہتوں کے سہارے سمیٹ لوں
دنیا کے غم سارے اپنے دل میں رکھ لوں
اے خدا !
میرے پیاروں پہ کوئی آنچ نہ آئے
ان کو ناپسندیدگی کے ہر غم سے بچا

کون جانے ابھی سانسوں کا کتنا سفر باقی ہے
اے خدا !
میری زندگی کا ہر لمحہ ان چاہتوں کا ساتھی بنا رہے۔

o-o-o

خواہشوں کے موسم

خواہشوں کے موسم بھی نرالے ہوتے ہیں
انہیں اپنے ہونے کے لئے
مہکتی بہاروں سے غرض نہیں
نہ ہی اپنی بقاء کے واسطے پت جھڑ کی ہواؤں کا کوئی خوف ہے
ان کا وجود ہمارے دلوں سے مشروط ہے
یہ ایک حقیقت ہے
دلوں میں امنگوں کی موجودگی
زندگی کی دلیل ہوا کرتی ہے۔

O-O-O

یادیں

ہماری یادوں میں ہمیشہ بسا رہے گا
کالج کا وہ سایہ دار درخت'
جس کی
چھاؤں تلے ہم سب باتیں کرتے تھے

کبھی بات بے بات ہنستے تھے
کبھی خاموشی سے اک دوجے کو تکتے تھے
ایسا بھی ہوتا تھا
ہم میں سے کوئی روٹھ جاتا تھا
اور سب اس کو مناتے تھے

ان طالب علمانہ ہنگاموں کو
بھول نہیں سکتے

جن میں ہم بھی نخرے اٹھواتے تھے

ہم اب بھی بارہا ملیں گے.....

کبھی ایک دوجے کے گھر پر اور کبھی سرِ راہ ملیں گے

لیکن ہر بار اِک تشنگی رہ جائے گی

ہم تم تو ہوں گے

وہ مہرباں چھایانہ ہو گی۔

O-O-O

مہرباں ساعت

اپریل کی وہ مہرباں ساعت
زندگی کو عجب ڈھنگ دے گئی
بے رنگ سی سوچوں کو
خوشبوؤں کی ترنگ دے گئی

وہ شام میری سوچ کے بکھرے دانوں کو
ریشم کی ڈوری میں پرو گئی
وہی خوشنما لمحہ میری آگہی کا پیام ہے
صرف اِک پل کی بات ہے
جب کسی بحرِ بیکراں نے
میری پل پل ڈولتی نیا کو کچھ اس طرح سے سنبھالا
کہ میرے دل سے ڈوبنے کا خوف ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا۔

O-O-O

صدیوں کی شناسائی

اسے خبر ہے
میری دعاؤں کا محور و مرکز وہی اِک ذات ہے
جو صدیوں کی آشنا ہے

زندگی کے اِک موڑ پر اچانک ملی
اب بے گانگی اور ناشناسائی کی کوئی لہر مری آنکھوں میں نہیں
لوگ کہتے ہیں
ہمارے درمیاں وقت کی اِک اونچی دیوار کھڑی ہے
انہیں کیا سمجھائیں
روحوں کی شناسائی کے واسطے ماہ و سال کی زنجیریں بے کار ہیں
اس کے لئے بس اِک پل درکار ہے
اور .....
میں نے وہ لمحہ اپنی لوحِ زندگی پر نقش کر لیا ہے۔

0-0-0

جیون

یہ جیون اِک ایسی کتاب ہے جس کا ہر روپ سہانا ہے
میں نے اس میں سے کچھ انجانے لفظ پڑھے ہیں
کچھ کا ابھی سراغ لگانا ہے
میں کون ہوں ؟ کیا ہوں ؟ کیوں ہوں ؟
مجھے اس کی خبر نہیں ہے
کسے خبر ہے ؟
مری خاموشی
کون سا نیا فسانہ ہے

کتنا ہی اچھا ہو
کہ میری رنگوں بھری سوچیں لفظوں کا روپ دھار لیں

اور

میرے لہجے کی مٹھاس اور چپ کی روشنی
ہر غم کا مداوا بن جائے

O-O-O

خواب اور حقیقت

تم کہتے ہو
خواب سراب ہوتے ہیں
خوابوں کی بستی کے مکیں زندگی کی مسافتوں میں تنہا رہتے ہیں
مجھے خبر ہے
زندگی اِک حقیقت ہے
لیکن کیا یہ ممکن نہیں
کہ ہم منزل کا تعین کر لیں
اور کچھ سچے خواب بھی چن لیں

خواب اور حقیقت کا سنگم
راستے کی دشواریوں کو آسان بنا دیتا ہے

بالکل ایسے ہی ....
جیسے اِک ٹہنی پر کانٹوں کا وجود
پھول کی سنگت میں گوارا ہوتا ہے۔

0-0-0

بے خبر لڑکی

وہ کتنی بے خبر ہے
اپنی دنیا میں مگن ہے
اس کا ارد گرد کے لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں

اسے کون سمجھائے گا
اس جیون میں جذبوں کا کوئی شناسا نہیں
تمام اہلِ نظر انسانی وجود کو
عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں
کسی سے کوئی شکوہ نہیں
اور نہ کوئی گلہ زباں تک آئے گا
لیکن ....
اپنے پیاروں کی خاطر اس اجنبی دیس میں مانوسیت لازم ہے

اے پیاری لڑکی !

بے گانگی کے اس ملبوس کو اُتار دے

اور اس جہاں میں اپنی بقاء کے لئے

کوئی اچھا سا روپ منتخب کر لے

کہ اب یہی تیرا مقدر ہے۔

O-O-O

تم یقین کر لو

مجھے مسکراتا دیکھ کر دُعا دیتے ہو
اور افسردگی سے یہ بھی پوچھتے ہو
کہ خوشی کے ان مختصر لمحوں پر مطمئن رہو

اے مرے دوست !
تم یقین کر لو
یہی لمحے میری زیست کا حاصل ہیں
جنہیں زندگی کے شب و روز کا گرد و غبار کبھی دھندلا نہیں سکتا
ذرا سوچو
گر مقدر، یہ چند لمحے بھی مرے دامن میں نہ گراتا
تو زندگی کی تیرہ شب میں کوئی جگنو نہ چمکتا

اب مجھے کوئی ملال نہیں ہے

اور کتنا ہی اچھا ہو

اگر تم بھی پُر سکون ہو جاؤ۔

O-O-O

لوگ تمہیں پڑھتے ہیں

تمہیں خبر نہیں ہے
مگر....
لوگ تمہیں پڑھتے ہیں

ابھی کل کی بات ہے
اس نے جھجکتے ہوئے کہا تھا
" تمہاری آنکھیں تو ساغر ہیں
جو چھلکنے کو بے تاب ہیں"
تم نے حیرت سے اس کو دیکھا

تو جواب ملا تھا

"غم انسان کو خوبصورت بنا دیتا ہے"

مگر اپنے چہرے پر کرب کی اتنی پرچھائیاں نہ سجاؤ

کہ تمہارا حُسن زبان زدِ عام ہو جائے۔

O-O-O

رُوح فرسا گھڑیاں

مجھے یقین ہے کہ یہ ساعتیں بھی بیت جائیں گی
یہ روح فرسا گھڑیاں جن کا آشنا مرے اور تمہارے سوا کوئی بھی نہیں
اس لمحے مرے کرب کے رازداں تم ہو

اے مرے ہمدم!
تم جانتے ہو
مری زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ مری صداقتوں کا امین ہے
مرے دل کی گواہی سچی ہے
یہ سب کچھ جو نظر آرہا ہے وہ نہیں ہے
مری آزمائش کے یہ لمحے تمہاری دُعاؤں کے تمنائی ہیں
اور مجھے اس اعتراف میں کوئی عار نہیں ہے

کہ ....

تمہاری دُعاؤں کا ایک ایک حرف

مری سوچوں کی اُلجھی گتھیاں سلجھا رہا ہے۔

0-0-0

کیوں خاموش ہو گئے ہو

مجھے تاریکیوں سے نکالنے کے واسطے
تم نے کیا کیا عذاب جھیلے ہیں !

اے پیارے شخص !
مجھے آگہی کا نشاں دے کر کیوں خاموش ہو گئے ہو
تمہاری افسردگی اور ملال ....
مری ساری زندگی کو ندامت میں مبتلا کرنے کے لئے کافی ہے
مجھے کوئی پچھتاوا نہیں ہے
ان گذری ساعتوں کا'
جو مرے ہی واسطے سجائی گئیں
مگر مجھے یہ دُکھ ضرور رہے گا
کہ میں اتنے اچھے شخص کے دامن میں آرزوؤں کے گلاب نہ ڈال سکی۔

O-O-O

گورکھ دھندا

یہ کیا گورکھ دھندا ہے
یہ لوگ عجب تماشائی ہیں
کبھی یوں مسکرا کر ملتے ہیں
جیسے ان سا معتبر کوئی دوسرا نہیں
مگر جب ترجیحات بدلتی ہیں
تو یکایک رویے بھی تبدیل ہو جاتے ہیں

پچھلی بار جب ہم ملے تھے
اس نے مجھے گلے لگا کر کیا کیا دعوے کیے تھے

مگر آج اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہ تھا
میں نے دل کو تسلی دی .... بے یقینی سے پھوٹی تسلّی

شاید منظر دھندلا گیا تھا

اور

میرا چہرہ واضح نہ تھا
عقل ایک زہر خند ہنسی کے ساتھ بولی
اب مقاصد بدل گئے ہیں............

O-O-O

سایہ

وہ کیسا دلفریب سایہ ہے
جو مرے خوابوں میں آتا ہے
اور مجھے بے یقینی کے اندھیروں سے نکال کر محبتوں کا یقین دلاتا ہے
اسی ایک تصور نے مری سوچوں کو زباں دی ہے
مری زیست کی کشتی بھنور سے نکال دی ہے

اس کی پیاری باتوں نے ....
مری بے رنگ زندگی میں مسکراہٹوں کے رنگ بھرے ہیں
اب اس جہانِ رنگ و بو میں
مجھے کسی شے کی ہوس نہیں ہے
جیون کی کڑی دھوپ میں
مجھے اتنا ہی کافی ہے
کہ وہ سایہ میرا اپنا ہے۔

O-O-O

خوشبو کا سفر

وہ لمحے کتنے مہرباں ہوتے ہیں
جب ہوا کا کوئی جھونکا
اس پیاری خوشبو کو اپنے وجود میں سموئے
مرے آنگن سے گذرتا ہے
اور مری ساری دنیا مہک اٹھتی ہے
اسی جھونکے کی یاد میں مرے روز و شب گذرتے ہیں
اور یہ یادیں کسی ہمدم دیرینہ کی طرح
مجھے تنہائی میں بہلاتی ہیں
کتنی ساعتیں یونہی گذر جاتی ہیں
پھر مرے دل کے نہاں خانہ سے یہ آواز آتی ہے
اسی نرم رو ہوا کی آرزو کر
جو اس کی خوشبو کا پیغام لاتی ہے۔

O-O-O

مہرباں پناہ

وہ ایک بلبلہ تھا
جس کو ذرا سا چھونا
اس کے وجود کو پگھلانے کے لئے کافی تھا

مگر بے یقینی کے انگاروں سے
اس کے نازک بدن کو بچانا بھی ضروری تھا
لوگوں کی نگاہوں میں ہمدردی تو تھی
مگر کوئی اس کا مسیحا نہ تھا
ایسے میں دو مہرباں ہاتھ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھے
اس نے خوف سے آنکھیں موند لیں
بلبلے کے لئے کسی دوسرے وجود کا احساس ہی سوہانِ روح تھا

ایک مدھم سی پکار پر جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں
تو سکون اور تشکر کی اک لہر
اس کے پورے وجود میں سرایت کر چکی تھی
وہ نہ صرف انگاروں کی حدت سے بچ گیا تھا
بلکہ اک مہرباں پناہ میں تھا۔

O-O-O

زندگی کا حاصل

سب ورطۂ حیرت میں ہیں
کہ اس کی زندگی کا حاصل اک سایہ ہے
جس کی صورت نگاہوں میں ہے
مگر جس کے وجود سے اسے پوری واقفیت نہیں

یہ لڑکی عقل و خرد سے بے گانہ ہے
کہتی ہے
" اُس کی آواز میں اک سحر ہے
جب وہ گفتگو کرتا ہے
تو میرے بے چین وجود کو شانتی ملتی ہے "

کتنی خوش ہے

ایسا لگتا ہے ساری دنیا کے سکھ اس کے قدموں میں ڈھیر ہو گئے ہیں

سچ تو یہ ہے کہ چلتے پھرتے لوگوں نے اس کی روح کو گھائل کیا ہے

اور وہ سایہ ان زخموں کا مرہم بنا ہے۔

O-O-O

تنہائی

وہی شب و روز کی گردشیں ہیں
وہی زندگی کے ساماں ہیں
مگر منزلوں کی تلاش میں ہم سب کتنے تنہا ہیں
ہمیں معلوم ہے جاناں ہمارا سفر صبر آزما ہے
اور اسی صبر میں ہماری بقاء کا امتحاں ہے

جفاؤں کا ذکر نہ کرنا
وفاؤں کو سنبھال رکھنا
گر ہماری یاد ستائے
تو بھولی بسری محبتیں تلاش کرنا۔

O-O-O

غم کا انتظار کرو

یہ ضروری تو نہیں ہے
خوشیوں کا ہر ستارا تمہارے ہی واسطے چمکے
اور اگر ایسا ہو تو کیا تم پُر سکون ہو جاؤ گے
ذرا سوچو تم کتنے خوش نصیب ہو
خوشیاں تمہارے دروازے پہ دستک دیتی ہیں
کیا یہی بات دل کی طمانیت کے لئے کافی نہیں
ایسے میں اگر کچھ غم تمہارے آنگن میں آئیں
تو انہیں مایوس نہ لوٹانا

ہو سکے تو کسی غم کا انتظار کرو
کہ غم سوچوں کو جِلا بخشتا ہے
اور غم کی موجودگی سے ہی
دِل لذت آشنا ہوتا ہے۔

O-O-O

جدائی

رات کے پچھلے پہر اپنے گھر کے آنگن میں
خاموش اور تنہا کیا کیا کچھ نہ سوچیں گے
فلک پر بکھرے تاروں میں ہم تم کو ڈھونڈیں گے

جدائی کے ان لمحوں میں دِل کتنا اُداس ہو گا
اور آنکھوں میں نمی ہو گی
ہماری ان خلوتوں کا ساتھی پرانی محبتوں کے سوا کوئی نہ ہو گا

کون ہو گا ؟
جو ہمارے آنسوؤں پر پریشاں ہو گا
کے ہماری خفگیوں کی پرواہ ہو گی

ایسے میں یہ گذرے لمحے سوچوں کو تڑپائیں گے
یہ چنچل البیلے قصے ذہن میں رہ جائیں گے
ایسا ہی کوئی منظر تمہارے آنگن میں بھی ہوگا
بس یہ سوچ کر ہم اپنے دل کو بہلائیں گے۔

O-O-O

آشنا خوشبو کا اعتبار نامہ

میرے جذبوں سے انجان نہ بنو!
تم ان محبتوں سے کیوں ڈرتے ہو
کیا تمہیں مرے جذبوں کی صداقتوں کا یقین نہیں ہے
یا مجھے آزما رہے ہو

سچ کہنا ؟
میری منتظر آنکھوں کے پانی میں تمہیں اپنے مقدّر کا عکس نظر نہیں آتا
کیا میرے لہجے کے تانے بانے میں تمہاری چاہتوں کے رنگ نہیں ہیں؟
تم زندگی کے سب سے بڑے سچ کو سنجیدہ مذاق سمجھ رہے ہو !

گر آنے والی ساعتیں مرا امتحاں ہیں تو پھر بھی مجھے کوئی شکوہ نہیں ہے
وقت سے کہو تیزی سے گذرے کہ مجھے اس گھڑی کا شدت سے انتظار ہے

جب میں ہر لمحہ بدلتے زمانے میں یہ بات اعتبار سے کہہ سکوں
کہ اس راہ سے گذرنے والی یہ خوشبو صرف میری ہے۔

O-O-O

اعتبار

محبت کے سمندر میں
بے یقینی کی تیز لہر آئی ہے
اسے زعم ہے
وہ میرے من کی نازک کشتی کو آتے جاتے لمحوں میں دھمکائے گی
مگر اس کو خبر نہیں ہے
یہ کشتی ان تیز تھپیڑوں کو بھی سہہ جائے گی

مجھے اعتبار ہے
وفاؤں کی راہگذر میں یہ رکاوٹ دیرپا نہ ہو گی
کوئی اس سرکش لہر سے کہہ دے
اس کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہو گی
کہ چاہت کی سرشت میں اعتبار لازم ہے
یاد رکھنا ....
بے اعتباری کبھی وفا آشنا نہ ہو گی۔

O-O-O

پتھر اور زندگی

شیشے کے شہر میں پتھر کے لوگ رہتے ہیں
محبتوں کو وقت کا زیاں کہتے ہیں
وہ اپنی ہی دُھن میں مگن ہیں
اور لفظوں کے نشتر برساتے ہیں
ان کے لہجوں میں حلاوت نہیں ہے
اور وہ چاہتوں کو حماقت عظیم قرار دیتے ہیں

انہیں کیسے سمجھائیں
یہی حماقتیں زندگی کا جواز ہیں
کتنی عجب بات ہے
پتھروں کی صحبت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں

جن کے دل دھڑکتے بھی ہیں

جو جذبوں کے پیامبر ہیں

اور رفاقتوں کے امین بھی ہیں

سچ پوچھو تو .....

انہیں کے دم قدم سے یہ جہاں آباد ہے

وہ کتنے خوش نصیب ہیں جو اس حقیقت کو جان گئے ہیں

کہ بے لوث مسکراہٹیں ہی زندگی کا اثاثہ ہوتی ہیں

یاد رکھنا وقت کی گھڑیاں گواہ بنیں گی

کہ انہی مسکراہٹوں نے

آس پاس کے بے جان پتھروں میں زندگی کی لہر دوڑانی ہے۔

0-0-0

پُر خطر راستہ

تم جانتے ہو یہ راستہ پُر خطر ہے
پھر بھی اس قدر آسودہ ہو
نجانے تم نے ان اندھیروں میں روشنی کی کون سی کرن دیکھ لی ہے
کہ بے خوف آگے بڑھ رہے ہو
تمہارے پیاروں کو فکر ہے کہ تم بہت نازک مزاج ہو
راہ کی دشواریوں سے تھک جاؤ گے
مگر میں نے تمہارے چہرے پر اک پُر سکون مسکراہٹ دیکھی ہے

یہ مسکراہٹ تمہاری شخصیت کا خاصا تو نہ تھی
لیکن اب تمہاری عادت کا حصہ بن چکی ہے

مرے ذہن میں رہ رہ کر ایک ہی خیال آتا ہے
تمہیں اس راستے سے مانوسیت ہو گئی ہے
ایسا لگتا ہے ....
اب کوئی سہل راہگذر تمہاری قدم آشنا نہ ہو گی۔

O-O-O

روشنی

وہ پریشاں ہے کہ میں نے یہ روشنی اپنے لئے قید کرلی ہے
اسے بتلادو
مرے نصیب کی روشنی کوئی مجھ سے چھین سکتا نہیں
اور مجھے اپنے مقدر سے زیادہ کی ہوس بھی نہیں ہے
ہاں اس روشنی نے مرے اندر جو اُجالا کیا ہے
اس پر انہی کا حق مقدم ہے
جن کی زندگیاں اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہیں
اور جن کے چہرے تاریکیوں میں گُم ہو چکے ہیں

اس حقیقت سے تو وہ اُجالا بھی آگاہ ہے
جو مرے انگ انگ میں سرایت کر چکا ہے

تم دیکھنا .....
تاریکیوں کو خبر بھی نہ ہو گی
اور وہ اس اُجالے میں کھو جائیں گی۔

O-O-O

پیاری آنکھوں والی لڑکی

اے پیاری آنکھوں والی لڑکی

تمہیں خبر ہی نہیں ہے

تمہاری دِل کش مسکراہٹ مجھے جیون آشنا کرتی ہے

تمہاری اچھی باتوں نے مری تنہائیوں کو رنگ دیئے ہیں

میں جانتی ہوں تم میری اداسیوں پر' پریشاں ہوتی ہو

محبتوں کی راہ میں ہمارا تمہارا تعلق کتنا مضبوط ہے

اس لمحے تمہاری یاد میری سوچوں کو بہکا رہی ہے

اور مرے دل کی اِک تمنا دُعا کا روپ دھار رہی ہے

خدا تمہیں بھی ایسے رنگوں سے آشنا کرے

جو مرے آنگن میں برسے ہیں

O-O-O

وجود کی دلیل

ایک اور مہکتا دن اس کی سانسوں میں شامل ہوا ہے
اتنی خوشیوں کو اپنے دامن میں سمیٹے کتنی خوش اور مطمئن ہے
مدتوں کی اُداسی پل بھر میں ختم ہو گئی ہے

سب حیران ہیں یہ لڑکی کتنی بدل گئی ہے
اس کی ذات کی مایوسی اندھیروں میں کھو گئی ہے
اس کے لہجے کا عزم اور آنکھوں کی چمک ہی اس کے وجود کی دلیل ہے۔

0-0-0

جذبہ اور زندگی

اسے گلہ ہے
کہ تم اظہار نہیں کرتے
اور تم کہتے ہو
جذبے لفظوں کے مُحتاج نہیں
کچھ اَن کہی باتیں بھی ساحر ہوتی ہیں
ہر خیال گفتگو کا روپ دھار لے
تو یہ جیون لفظوں کی بھول بھلیوں میں کھو جائے
تم سچ کہتے ہو .....
مگر جھوٹا وہ بھی نہیں ہے

بعض حقیقتوں کا اعتراف زندگی کو دِل نشیں بنا دیتا ہے

اور ہر بات کہہ دینے سے

جذبوں کا حُسن بھی ماند پڑ جاتا ہے

کتنا ہی اچھا ہو کہ تم دونوں جذبوں کو زندگی کی سچائیوں سمیت قبول کر لو

<!i!i!i!i>

دوستی کی لُغت میں ہجر کا لفظ نہیں

ہمیں دوستی سے آشنا کراتے ہو
اور پھر جدائی کی دھمکیاں دیتے ہو
تمہیں خبر ہے
دوستی کی لغت میں ہجر کا لفظ نہیں آتا

تم ہمیں ناحق ہجراں کی سزا دیتے ہو
تم سا مہرباں اور بے لوث کوئی دوسرا کیا ہوگا
ہماری بے رنگ زندگی کو رنگوں کی پہچان دی ہے
یہ خوشگوار ساعتیں تمہاری ہی عنایت ہیں
تم یقین کر لو
ہم راہ سے بھٹک سکتے نہیں
اور ہمیں یقین ہے
جذبوں کی یہ شدّت کبھی ندامت کا روپ نہ دھارے گی۔

0-0-0

آسرا

دعا کرو یہ طوفاں خاموشی سے گذر جائے
کہ اس کی زد میں بہت سے آشیاں آئے ہیں
نفرتوں کی زہریلی ہوا سے
چمنِ اُلفت کے گل کملا رہے ہیں
رشتوں کے بھرم ٹوٹ رہے ہیں
اپنے پرائے ہو گئے ہیں
احساس کی کشتی ڈوب رہی ہے
اور ہم ساحل کی جانب
یاس بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں

ایسے میں بس ایک آسرا ہے
ہم گنہگاروں کی ندامت بھری فریاد
جو اس کی رحمت کو جوش میں لائے
اور یہ بپھری ہوائیں مہرباں ہو جائیں۔

0-0-0

اوّلین کرن کا نقش

اس کا کہنا ہے
زندگی کے سفر میں بہت سے روشن مقام آنے ہیں
اور تم پہلی کرن پر ہی قناعت کر بیٹھے ہو
تم ناسمجھ ہو
اِک وقت ایسا بھی آئے گا
جب تم اپنی حماقتوں پہ ہنسو گے
اور تم کہتے ہو
جس کرن نے میرے من کے اندھیروں میں اجالا کیا ہے

وہ میری سوچوں میں بس گئی ہے
اور سچ تو یہ ہے کہ
زندگی کی راہ میں آنے والی ہر روشنی محترم ہے
لیکن اولین کرن کا نقش کبھی دھندلا نہیں سکتا۔

o-o-o

ہمارا اعتبار کرو

کیوں اتنے اُداس ہو
لوگوں کے درد سمیٹتے ہو
چہروں پہ مسکراہٹیں بکھیرتے ہو
اور خود فسردہ رہتے ہو
ہمارے دِل کی ہر دھڑکن ....
اور دُعاؤں کے تمام الفاظ ....
تمہارے ہی واسطے ہیں

تم زندگی کے تپتے صحرا میں
ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا اِک چشمہ ہو

تمھیں خبر ہے تم کتنے نایاب ہو

گر ہو سکے تو اپنی کچھ الجھنیں ہمیں دے دو

کہ ہم شدت سے منتظر ہیں

اس ایک لمحے کے

جب تم ہمارا اعتبار کرو۔

O-O-O

ضبطِ نفس کی سزا

اس پگلی کو ضبطِ نفس کی سزا مل رہی ہے
عجب بے خبری کے عالم میں
وہ اس راہگذر پر اتنی دور نکل گئی ہے کہ واپسی کا سفر دُشوار ہے

اِک اِک لمحہ اس کی صداقتوں کا رازداں ہے
لیکن اِک تُو ہی بے نیاز ہے
ایسے میں اس کے ذہن میں رہ رہ کر
تمہارے ہی الفاظ کی بازگشت گونج رہی ہے
جو تُو نے فروری کی اِک سُہانی شام میں کسی سے کہے تھے تم نے کہا تھا
"محبت بغیر اجازت کے جرم ہے"
اور اس کے دِل کا تمام غم آنسوؤں کی صورت میں بہہ نکلا تھا

کہ اس نے بڑا جرم کیا تھا
تمہیں پوچھے بغیر چاہ لیا تھا
وہ اپنی سزاؤں کی کب سے منتظر ہے
اس کے جسم کے گھاؤ تو بھر جائیں گے
لیکن اس کی روح کے زخموں کا کوئی مداوا نہیں۔

O-O-O

روح سے انجان

کیسی اندھیری رات ہے

اک طوفاں باہر کی دنیا میں اک اس کی سوچوں میں بپا ہے

اس نے سوچا تھا

ترے دم قدم سے ہی اس کے جیون میں امنگ ہے

تُو ہی اس کا غم آشنا' تُو ہی ہمدم ہے

مگر تجھے اصرار ہے

یہ کٹھن راہگذر اس کے بس کی بات نہیں

وہ حیران پریشاں اس خاردار وادی میں آبلہ پا سسک رہی ہے

اور تُو اس کے درد کا شناسا نہیں

کتنی عجب بات ہے جس کو روح کی گہرائیوں سے چاہا

وہی روح سے انجان ہے

مگر لبوں پہ کوئی شکوہ نہیں ہے
کہ یہ اس کا شیوہ نہیں ہے

ہاں دل کی پہنائیوں سے یہ دُعا نکلتی ہے
بے یقینی کے تھپیڑوں سے اس کا وجود محفوظ رہے
کہ اس نے بڑی مشکلوں سے یقیں کی بکھری ہوئی کرچیاں سمیٹی ہیں۔

O-O-O

تمہارے غم سمیٹ لیں

تمہیں دیکھتے ہی مرے دِل سے یہ آواز آئی
کہ آکاش سے کوئی تارا ٹوٹ کے دھرتی پہ آگرا ہے
اور اس اجنبی دنیا میں حیران اور تنہا ہے
وہ اپنائیت کے اِک تعلق کا طلب گار ہے
اور برفیلے جسموں میں حرارت ڈھونڈ رہا ہے

اسی جستجو نے تمہیں ہم سے ملایا ہے
تمہاری سوچیں تمہارے وجود کی طرح حسیں ہیں
تمہیں جن محبتوں کی تلاش ہے
وہ تمہارے دامن میں آگری ہیں
اُداسی کے یہ جان لیوا لمحے اپنے اختتام کے منتظر ہیں
آؤ ہم تمہارے غم سمیٹ لیں

اور تمہارے چہرے پہ مسکراہٹیں بکھیر دیں
تمہیں خبر نہیں ہے
تمہاری مسکراہٹ کتنی دلفریب ہے
اب تمہیں خوب مسکرانا ہے اور اپنے پیاروں کے لئے جینا ہے
کہ وہ ان لمحوں کے طلب گار ہیں
جب تمہارے اندر کی اداسی مسکراہٹ کا روپ دھار لے۔

O-O-O

زادِ راہ

ہم ان محبتوں کے اہل تو نہیں ہیں
مگر وہ ہمیں نواز رہا ہے

کبھی سپنے میں بھی نہ سوچا تھا
کہ زندگی کا صحرا چاہتوں سے ایسے سیراب ہو گا
کسے خبر تھی ....
روحوں کا ایسا بھی ملاپ ہو گا
ہماری سوچ میں رہ رہ کر ایک ہی بات آتی ہے
ہمارے دِل کی نگری محبتوں کی پیاسی ہے
ایسے میں یہ الفت بھرے لمحے امر ہوئے جاتے ہیں

ہمیں خبر ہے ....
زیست کا بپھرا دریا سدا اِک رُخ پر نہیں بہتا

ان دلکش لمحوں کو بھی گذر ہی جانا ہے

مگر سچ تو یہ ہے جاناں

زندگی کی کٹھن راہگذر میں تمہاری محبت اجالتی ہوئی یہی گھڑیاں زادِ راہ ہیں۔

O-O-O

رانگ نمبر

اس کی سماعتیں جس آواز کی خوگر ہو چکی ہیں
وہ اب نہیں آئے گی
لیکن اس کی ضدی سوچوں کو کون سمجھائے گا

ہر شب کو فون کے سرہانے بیٹھتی ہے
اور پہروں یہی سوچتی ہے کہ ابھی گھنٹی بجے گی
وہ لپک کر ریسیور اٹھائے گی
"ہیلو" کی مانوس آواز سنتے ہی شانت ہو جائے گی
اور دوسرے ہی لمحے یہ کہہ کر فون بند کر دے گی
"سوری، رانگ نمبر"۔

O-O-O

یہ بھی سچ ہے

کتنے خوشنما لمحے پلک جھپکتے بیت گئے ہیں
کیسی دلفریب گھڑیاں ذہنوں میں بس گئی ہیں
پُر خلوص دوستوں کی سنگت میں گذرا ہوا وقت ہمیں بے چین کرتا ہے
ایک دوسرے کی گفتگو کا ہر لفظ دل پر نقش ہو گیا ہے
ہم جانتے ہیں دوستی کے شجر کو خزاں چھو نہیں سکتی
وقت کا ظالم نشتر ہمیں بہکا نہیں سکتا
یہ دوری ہمیں خاموشی پر مجبور تو کر رہی ہے
لیکن یہ بھی سچ ہے

اس خاموشی میں جو کلام ہے وہ لفظوں کا متحمل نہیں ہو سکتا
کتنی ان کہی باتیں اس اُداس تنہائی میں پایۂ تکمیل تک پہنچ رہی ہیں

ان بے درد لمحوں کے عذاب میں ہماری آنکھوں میں آنسوؤں کا اک سیلاب موجزن ہے

ایسے میں کوئی پیار بھرا دلاسہ نہیں ہے جو ہمارے لرزتے وجود کو پُر سکون کر دے
اور نہ ہی کوئی مدھر سرگوشی ہے جو چہروں پہ مسکراہٹ بکھیر دے۔

O-O-O

وہ شکوہ کرے گی

لوگ منتظر ہیں کہ وہ شکوہ کرے گی
اور اس نے سوچ لیا ہے کہ کوئی گلہ اس کے لبوں تک نہ آئے گا
وہ جانتی ہے کہ اسے اس کی حیثیت سے زیادہ مل رہا ہے
یہ کیا کم ہے کہ جس لڑکی نے زیست کے گلشن میں مسرت کی کوئی کونپل نہیں دیکھ
اس نے دِل سے مسکرانا سیکھ لیا ہے

جیون کی بھول بھلیوں میں اِک مہرباں راستہ دیکھ لیا ہے
وہ سوچتی ہے کہ خوشیوں کی بڑی مقروض ہو گئی ہے
اس کا کہنا ہے کہ محبت کو قید کرنا ظلم کے مترادف ہے
اور وہ ظالم نہیں ہو سکتی
اسے مظلوم کہلوانے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے
وہ تو بس یہ جانتی ہے کہ چاہتوں کے اس چشمے نے بہت سی زندگیوں کو سیراب کرنا
اور اُس نے تشنہ دلی اور محبت کے درمیان اِک رابطے کا کام کرنا ہے۔

0-0-0

کیسی عجیب لڑکی ہے

اس الوداعی ملاقات میں تم نے اسے خوش رہنے کی دُعا دی تھی
اس نے بڑی کوشش کی تھی
لیکن مسکراہٹ اس کے لبوں تک پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ گئی تھی
بس اک لمحے کے لئے اس نے اپنی جھکی ہوئی نگاہیں اٹھائی تھیں
اور پھر اداسی کی اِک لہر اس کے پورے وجود میں سما گئی تھی
آس پاس کا سارا منظر خاموش افسردگی میں ڈوبا ہوا تھا
آج بھی اِک خاموش تنہائی میں وہ تمہیں سوچ رہی ہے
وہ بہت نادان ہے لیکن اتنا تو جانتی ہے
"ان گذرتے لمحوں میں تم بھی خوش نہیں ہو
گذری ہوئی ساعتوں کو کھوج رہے ہو

کیسی عجیب لڑکی ہے !
افسردگی کے اس عالم میں بھی تمہیں خوشیوں کی دُعا دے رہی ہے۔

O-O-O

مجھے کتنا یاد کیا ؟

اس کا وہی سوال ہو گا
مجھے کتنا یاد کیا ؟
اور ہم یہی جواب دیں گے
یاد تو تب کریں
گر کسی لمحے اس کا خیال ذہن سے جدا ہو
وہ تو ہر پل ہماری سوچوں میں رہتا ہے
گر وقت نے مہلت دی تو اتنا ضرور کہیں گے
ہمیں یادوں میں ہمیشہ رہنے کی ضد نہیں ہے
ہاں ! یہ تمنا ضرور ہے
کہ ہمیں کسی مبہم اور غیر اہم سپنے کی طرح بھلایا نہ جائے۔

O-O-O

انتظار

زندگی کے بے کیف لمحوں میں انتظار کے رنگوں سے ہی بہار ہے

انتظار..

جو آنے والے کل کا ہے

شبِ تاریک میں سپیدۂ سحر کا ہے

بے اماں انسانوں کو کسی سائبان کا ہے

افلاس کے ماروں کو شکم سیری کا ہے

بیماروں کو مسیحا کا اور مسافروں کو منزل کا ہے

اور ہمیں منظر سے گرد کے ختم ہونے کا ہے۔

O-O-O

ہم نے بھی یہ سوچ لیا ہے

دِل کے خوش رکھنے کو سپنوں کے محل بناتے ہیں
اور جب آنکھیں کھلتی ہیں
سب منظر بدل جاتے ہیں
خیال کے یہ جزیرے ' ریت کی ایسی دیواریں ہیں
جو جیون کی تند لہروں سے پل بھر میں ڈھے جاتی ہیں
سوچوں میں اِک طوفان بپا ہے
لوگوں کو عنوان ملا ہے

نظروں میں عجب سوال ہیں
سب اُن سے انجان ہیں

ہم نے بھی یہ سوچ لیا ہے
جیون کے کھوج میں ہمیں بہت دور تک جانا ہے

اور ....
آس کے جلتے دیپ کی لو کو تمہارے دل تک بڑھانا ہے

0-0-0

جب سارے سچ افسانے ہوں

جب سارے منظر دھندلے ہوں
جب پیار کے دیپ لرزتے ہوں
جب اپنے بھی بیگانے ہوں
جب سارے سچ افسانے ہوں

ایسے میں جیون کا صرف اِک سہارا باقی ہے
اتنے اچھے لوگوں کے لئے دُعاؤں کی سوغات جاری ہے
گر ہم گنہگاروں کی فریاد عرش تک رسائی پائے
تو تمہارے آنگن کی ساری خزاں رُتیں ہمارا مقدر ہو جائیں
کہ ہم ایسی بہاروں کے خواہاں نہیں ہیں
جو اپنے عقب میں اداسی کے مہیب سائے چھوڑ جائیں۔

O-O-O

تم تنہا نہیں ہو

بے آب و گیاہ زمین پر بسنے والو
تپتے ہوئے صحرا کے معصوم انسانو !
زندگی کی ان کٹھن مسافتوں میں تم تنہا نہیں ہو

ہمارے دلوں سے نکلنے والی دُعاؤں کا اِک اِک حرف تمہارا ساتھی ہے
آزمائش کے یہ صبر آزما لمحے اپنے اختتام کے منتظر ہیں
قبول دُعا کا وقت قریب آرہا ہے
پیاسی دھرتی سیراب ہونے کو ہے

نڈھال جسموں میں زندگی اپنے جوبن دکھلائے گی
اُداس چہروں پہ مسکراہٹیں لوٹ آئیں گی

اے پیارے لوگو !
تمہیں آنے والی خوشگوار ساعتوں کے لئے جینا ہے
کہ اتنی طویل خزاں کے بعد
اک مہرباں بہار تمہارے درشن کی پیاسی ہے۔

o-o-o

چُپ کا قفل

وہ اندھیری رات کسی کے انتظار میں پریشاں تھی
ہونٹوں پہ چپ کا قفل سجائے
جانے کس کو کھوج رہی تھی
یکایک اِک اجالا ہوا
رات نے پلکوں کی چلمن اٹھائی
اس کی منتظر نگاہوں میں خوشیوں کے سارے رنگ اپنے جوبن پر تھے

رات کو جس چاند کی آرزو تھی
وہ اس کے دامن میں روشنیاں بکھیر رہا تھا۔

O-O-O

ناکردہ گناہ کی سزا

اے میرے دوست !
میں اس جیون کی حقیقتوں سے نا آشنا تھی

اپنی ہی دُھن میں مگن اِک خوشبو کو سوچ رہی تھی
اِک انجانا سا خوف تھا
کہ پلکوں کی چلمن اٹھی تو لوگ تصور کی حقیقت کو جان جائیں گے
میری زندگی کے پُر سکون لمحوں میں اِک طوفانی لہر آئی
میں نے فقط اِک لمحے کو نظریں اٹھائی تھیں

میری نگاہوں میں اک پیار اعکس دیکھ کر کوئی غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا تھا
کاش !وہ عکس کی حقیقت کو جان جاتا !

تو اِک لمحہ مجھ پر بیتے بغیر گذر جاتا
مجھے کسی ناکردہ گناہ کی سزا مل گئی تھی
ایسے میں تمہارے اداس لہجے کی بازگشت مجھے بے چین کر رہی تھی

اے مرے دوست !
تم نے مجھے زندگی کے رنگوں سے آشنا کیا ہے
کتنا ہی اچھا ہو
کہ تم مجھے نگاہیں ملا کر بات کرنا بھی سکھا دو
کہ اب میں کسی بے مہر لمحے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

0-0-0

روحانی رابطوں کے امین

ہم بدن کی حقیقتوں سے منکر نہیں ہیں
مگر ظاہر کے اسیر بھی نہیں ہو سکتے
یہ دنیاوی سلسلے تو ستانے کے لئے اِک مقام کی حیثیت رکھتے ہیں

اس مقام پر طویل پڑاؤ ہمارا مطمع نظر نہیں ہے
ہم جو اپنی ظاہری لرزشوں پر پشیمان ہیں
روحانی رابطوں کے امین ٹھہرائے گئے ہیں
زندگی کی ساری تلخیاں اسی ایک واسطے سے زیر ہو رہی ہیں
منظر کا سارا گرد و غبار اور دھند لاہٹیں دور ہو رہی ہیں۔

0-0-0

زندگی کے تلخ رنگ

ہم نے دیکھا وہ سماعتوں سے محروم بے جان پتھروں کے درمیان تھک چکے ہیں
ان کے الفاظ زندہ لوگوں کی پذیرائی چاہتے ہیں
گر انہیں توجہ سے سنا جائے تو گفتگو کی محرومی ختم ہو جائے
یہی سوچ کر ہم اپنی سماعتوں کی تمام سچائیوں سمیت اُن کے رُوبرُو ہوئے

ہم یہ بھول گئے تھے کہ
زمانہ پذیرائی کا عجب مطلب لیتا ہے
ہماری ہمدرد مسکراہٹ اور توجہ نے ہمیں زندگی کے تلخ رنگ دکھادیئے تھے۔

O-O-O

خیال اب خواب ہو گیا

کون سمجھے گا ؟
چاند کے دِل میں کیا غم چھپا ہے

لاکھوں ستاروں کے جھرمٹ میں
اِک ایسے ستارے کو کھوجتا ہے
جو اُس کا اپنا ہے
بے چارگی کی طویل مسافتیں جاری ہیں
چاند بادلوں میں پریشاں ہے
اور ستارا ہجوم میں تنہا ہے
کیسے دلفریب لمحے تھے
جو چاند کی سنگت میں گذرے تھے
اِک پل کو بھی جدائی کا خیال دِل میں نہ آیا تھا
وقت کی بے رحم آندھی سب خوشیوں کو بکھیر گئی
چاند اور اُس ایک کے ساتھ کا خیال اب خواب ہو گیا ہے۔

O-O-O

کاش !

ش آسماں سے کوئی بشارت ہو
ں کے سہمے ہوئے وجود اور ریزہ ریزہ بکھرتی روح کو نوید ملے

ے، جس طوفان کا خوف ہے
حکم ربانی سے روک دیا گیا ہے
ے رحم ہواؤں کا رُخ موڑ دیا گیا ہے
ش اس کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیت ملے
دگی کے سارے تلخ لمحے طاقِ نسیاں ہو جائیں

ش اس کے ناکردہ گناہوں کی سزا اُس کے پیاروں کو نہ ملے
ش زندگی کی معصوم خوشیاں اُس کے دِل کو چند لمحوں کے لئے پُر سکون کر جائیں

کاش اُس اِک لمحے کا خسارہ ساری زندگی پر محیط نہ ہو
کاش وہ منظر ہمیشہ کے لئے آنکھوں سے او جھل ہو جائے
بارگاہِ ایزدی میں اُس کی توبہ قبول ہو جائے اور اُس کی بے چین رو

0-0-0

مہرباں رُت

وہ جانتی ہے
بے مہر، انجان رُتیں
زندگی کی بساط کے وہ مُہرے ہیں
جو خوف اور دہشت کی علامت تو ہیں
لیکن جب چال چلے گی
تو کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا
وہ عجب بے نیازی سے مسکرا رہی ہے
اسے بے مہر انجان ہواؤں کا کیا خوف ہے
اِک انمول "مہرباں رُت اُس کے سفر کی ساتھی ہے۔

0-0-0

کانٹوں میں کیوں الجھاتے ہو

کن خرابوں میں نکل آئے ہو
یہاں تمہارے جذبوں کا جواب کس کے پاس ہے
بہت سال پہلے ہم نے اپنی روح سے بیعت کی تھی
کہ اب بدن کے گرد و غبار کی طرف نہیں دیکھنا

ہمیں کانٹوں میں کیوں الجھاتے ہو
ہماری رُوح زخمی ہو گئی تو اس کا عذاب کون سہے گا
تمہیں خبر ہے روشنی کا کوئی جسم نہیں ہوتا
اور ہوا کہیں پڑاؤ نہیں کرتی
لمس ہماری خواہش کے بدن کا کوڑھ ہے

پیشتر اس کے کہ یہ کینسر بن کر پورے ماحول میں سرایت کر جائے
اس کے قہر سے جان چھڑاؤ

ہماری آنکھوں کے سامنے تاروں بھرے راستے ہیں
جن کے عقب میں ندامت کا کوئی سایہ نہیں
ہمارے پاس اتنا وقت بھی کہاں ہے کہ ہم مڑ کر دیکھیں
ہم نے بڑی چھوٹی عمر میں بزرگ آنکھوں کے ساتھ مابعد کی اقلیم میں پاؤں ر

O-O-O

اعتماد کے زوال کا تجربہ

ماحول کی آگ سلگ رہی ہے
اسے دیکھ کر میرے صحنِ جاں میں نفرت کے بگولے اُڑ رہے ہیں
کیا عمر بھر کی ریاضت جو اَنا کی حفاظت پر صرف ہوئی
رات کی گرتی ہوئی اوس کی طرح بے وقعت ہے

میرے ہونٹوں پر انگاروں کی طرح کئی سوال ہیں
مگر کسی مہرباں کے پاس اُن کا کوئی جواب نہیں
سورج نے اپنے نام سے بے وفائی کی ہے
اور میرے سر پر روشنی کی بجائے کالک اُلٹا دی ہے

یہ اعتماد کے زوال کا ایک ایسا تلخ تجربہ ہے
کہ اب مجھے کسی بھی سورج کا یقین نہیں

میں اپنی ذات میں ایک ذرہ سہی
میں صبر کی روایت سے جڑی ہوئی زمین کے ساتھ نباہ کرلوں گی
مگر اب کسی سورج کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھوں گی۔

O-O-O

ذات کے بھید کھلنے لگے ہیں

تم جانتے ہو

انسانوں کی پرکھ تمہارے لئے کتنی دشوار ہے

تمہارا ذہن سارے لفظوں کو سچ سمجھتا ہے

تمہاری اس عادت نے تمہیں عجب رنگ دکھائے ہیں

لیکن گذرے ہوئے لمحوں میں اپنی نااہلی کا ماتم کب تک کرو گے

اگر اپنی ذات میں ایک بنجر اور ویران جزیرہ دریافت کر ہی چکے ہو

تو سکون و طمانیت کا احساس لازم ہے

ذات کے بھید کھلنے لگے ہیں

اتنا یقین کر لو

جب انسان اپنی تمام اچھائیوں اور برائیوں کو دل سے قبول کرنے لگے

اور اس کی سوچوں میں انوکھی تبدیلی آنے لگے
تو بھید بھرے کئی رویوں سے شناسائی ہونے لگتی ہے

تم کتنے خوش نصیب ہو !
کہ تم نے انسانوں کی پرکھ کا آغاز اپنی ذات سے کر دیا ہے

O-O-O

وہ تارا صرف ہمارا ہے

آسمان کا وہ تارا صرف ہمارا ہے !

ہماری نگاہوں سے دُور . . . .

لیکن دل کے بہت قریب ہے

زندگی کے اندھیروں میں جینے کا یہی اِک سہارا ہے

جہاں تک ہمارے خیال کی رسائی ہے

اس کی ہی تصویر سوچوں کے آسمان پر اُبھری اور جگمگاتی نظر آتی ہے

اس کی محبت میں ہم نے یہ جہان ہار دیا ہے

آسمان کا وہ تارا صرف ہمارا ہے !

o-o-o

رنگ بدلتے زاویے

منظر نامہ بڑی تیزی سے بدل رہا ہے
پل بھر میں نمایاں ہونے والے کردار پس منظر میں چلے گئے ہیں
اور چند نئے کردار منظر کی زینت بن گئے ہیں
سوچیں کسی ایک نقطے پر مرکوز ہونے لگتی ہیں
تو عجب محرومیاں راستے کی دیواریں بن جاتی ہیں
ہر دن نئی حقیقتوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے
اور غروبِ آفتاب تک خیال کے زاویے عجب رنگوں میں ڈھل جاتے ہیں۔

ان لمحہ بہ لمحہ رنگ بدلتی ساعتوں میں
یقین ہی ہمارا مضبوط سہارا ہے

ہمیں خبر ہے
بے یقینی کا ایک لمحہ ہر منظر کو نگاہوں سے اوجھل کر ڈالے گا
سو ہم نے محبت کے بارے میں بے یقین ہونے کا کبھی نہیں سوچا

ہم پوری دنیا سے ناامید ہو سکتے ہیں
دل سے نہیں
یہی تو وہ جنت ہے جہاں تشکیک نہیں اُگتی
اور مایوسی کی صَرصَر نہیں چلتی

O-O-O

محبت کے زمزم کی تلاش

وہ اِک بکھری ہوئی ذات کا بوجھ اٹھائے بھٹک رہی ہے
سوچوں کے انتشار نے اس کو منجدھار میں پریشاں چھوڑ دیا ہے
اس کے لئے " میں " کا حصار اس قدر تنگ ہو چکا ہے
کہ ......
اسے کوئی دوسرا شخص اب ہمدردی کا اہل نظر نہیں آتا
وہ محبتوں کے چشموں کا سارا پانی اپنے کوزے میں سمیٹنا چاہتی ہے
نجانے اس کے بے حس وجود کو یہ احساس کب ہو گا ؟
کہ اس کے پیارے محبت کی اِک اِک بوند کو ترس رہے ہیں

ہمارے دل میں حیرت کی ایک ایسی فصلِ آگہی ہے
جس کی روئیدگی اس کی محبت کے زمزم کی محتاج ہے

0-0-0

روشنیوں کا موسم

روشنیوں کا حسین منظر، دل پر نقش ہو گیا ہے
ایسی روشنیاں ....
جو فلک کے چاند ستاروں میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتیں
زمین کے نظاروں میں کہیں ان کا وجود نہیں ہے

روشنیوں کا عجب بھید ہاتھ لگا ہے
اس جہان کے سارے موسم عروج و زوال کا شکار ہیں
لیکن یہ جگمگاہٹیں اور آب و تاب سدابہار ہے

یہ بھید بھری روشنیاں
اس کے مکالموں سے چھلکتی اور اس کی آنکھوں سے جھلکتی ہیں

0-0-0

بارش کی پہلی بوند

بارش کی پہلی بوند نے، اِک گذرے ہوئے دن کی یاد دلائی ہے
جب ایسے ہی حسین موسم میں، مَیں، تم اور وہ اکٹھے تھے

آج اس دل کش موسم میں
تینوں اپنے ارد گرد کے ہجوم میں تنہا ہیں
لیکن ان کی سوچوں کے دھارے ایک ہی رُخ پر بہہ رہے ہیں

دُوریوں کی یہ قربت ......
اور قربتوں کا یہ امتزاج کتنا خوشگوار ہے
جس نے اس لمحے ہم سب کو یک جان کر دیا ہے

0-0-0

خدشوں میں تیرتی محبت

گذری ہوئی ساعتوں کو دُہرانے کا مقصد
تمہیں اُداس کرنا تو ہرگز نہیں ہے
ہم تو اپنی کوتاہیوں کا ادراک چاہتے ہیں

اپنی تمام ترنادانیوں کے باوجود ہمیں اس اعتراف میں کوئی عار نہیں ہے
ہم تمہاری پریشانیوں میں اپنی سوچوں کا ایک بھی حرف اور اپنی لرزشوں کی
ایک جنبش بھی برداشت نہیں کر سکتے
لیکن پھر بھی نجانے کیوں یہ احساس ہوتا ہے
تمہاری الجھنوں اور پریشانیوں کا سب سے بڑا سبب ہماری ہی ذات سے وابستہ ہے
ہمیں ایسی خوشیوں کی تمنا نہیں ہے
جن کے عقب میں تمہاری اُداسیوں کے مہیب سائے ہوں

O-O-O

تم

اُس کی ذات کے سارے لفظ تمہاری توجہ کی لغت سے مفہوم پاتے ہیں
اُس کی ساری منتشر سوچیں تمہارے ہی دَم سے ایک نقطے پر مرکوز ہوئی ہیں
اُس کی کہانی حرف بہ حرف جس راستے سے گذرتی ہے
وہاں قدم قدم پر تم ہی روشنیاں بکھیرتے ہو
اُس کے بے صَوت صورت حرفوں کو تمہارے ہی دم سے آواز ملی ہے
تم نے ہی اس پر آگہی کے سارے دَر وا کیے ہیں
تمہارا اور اُس کا تعلق کسی کمزور واسطے کا مُحتاج نہیں ہے
تمہاری عنایتوں نے اس کو جن حقیقتوں سے رُوشناس کرایا ہے
ان کا کوئی بدل نہیں ہے

تم اس کی زندگی کی کتاب کی وہ سچی عبارت ہو
جس میں تبدیلی کی کوئی گنجائش کبھی بھی ممکن نہیں ہے

0-0-0

مبارک وقت کا انتظار

ہم نے کب چاہا ہے کہ جسم ہمارے راستے کی دیوار بنے
ہماری سوچوں کا دھارا تو کسی اور ہی رُخ پر بہتا ہے
ظاہری وجود قابلِ رحم حیثیت اختیار کر چکا ہے
ہمارے باطن کے دُکھوں کا اندازہ صرف اُسی ایک کو ہے

ہم کتنے بے بس ہیں
چاہتے ہوئے بھی اُس ایک عذاب ناک خواب سے پیچھا نہیں چھڑا سکے
ہمیں علم ہے ہمارے یقین کی پختگی ان رُکاوٹوں کو ریت کی دیواریں بنا ڈالے گی
مگر اس مبارک وقت کی آمد تک ہماری روح نجانے کتنے زخم سہے گی
یقین کا اک احساس لمحہ بہ لمحہ پختہ ہو رہا ہے

لیکن اے دوست !
اس کڑے وقت میں ہمیں تمہاری دُعاؤں اور محبتوں
کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے

O-O-O

رُت جگوں کا موسم

رُت جگوں کا موسم ہے

اب کہ ساون کے مہینے میں عجب رُتیں آئی ہیں

ساری صُبحیں اُداسی کی سفیر ہو گئی ہیں

اور راتوں کو نیند آنکھوں سے کوسوں دُور ہے

خاموشی کی دِل آویز گھڑیاں تنہائیوں کی ساتھی بن گئی ہیں

دُوری میں بھی چشمِ تصور سے تمہیں ہنستا مسکراتا دیکھتے ہیں

خیال کے عدسے پہ کسی ایسے عکس کی کوئی گنجائش نہیں ہے جو تمہیں افسردہ

ہم نے اپنی مقدور بھر راتیں بند آنکھوں سے بسر کی ہیں

اور اب ....

ظاہر و باطن کی ساری آنکھوں کو نیند کے بوجھل طلسم سے ہمیشہ کے لئے آزاد کر

0-0-0

عذاب لمحوں کا کرب

عذاب لمحوں کا کرب کتنا شدید ہوتا ہے
اس حقیقت سے ہم اور تم دونوں آشنا ہیں
ہم نے پورے خلوص کے ساتھ تم سے یہ عہد کیا تھا
کہ اب اس گذرے لمحے کو کبھی نہیں دُہرائیں گے

لیکن نجانے کیا ہوا ؟
اس عذاب کے بپھرے ہوئے طوفان نے ہمیں اپنی موجوں میں سمیٹنا چاہا
اور ہم اپنی پوری قوت سے اس کی مخالف سمت میں بھاگتے چلے گئے
ایسے میں تمہاری زبان سے ادا ہونے والے سارے لفظ ہی ہمارا مضبوط سہارا تھے
تم نے ہماری ذات کی کشتی کو ظالم لمحوں کے بھنور سے ہمیشہ کے لئے نکال دیا ہے

ساتھی !
ہماری زندگی کا اِک اِک سانس تمہاری نوازشوں کا قرض دار ہے

O-O-O

ماں

تم نے ہمیشہ میرے بے چین وجود کو اپنی ممتا کے حصار میں سمیٹا ہے
تمہاری دُعاؤں نے میری لمحہ بہ لمحہ بکھرتی خواہشوں کو ایک قرینہ بخشا ہے
میں نے تمہاری ذات کے اَن گنت رُوپ دیکھے ہیں
اور ہر رُوپ نرالا ہے
جب تم نیند کی گہری وادی میں کھو جاتی ہو
تو میں اکثر تمہیں خاموشی سے دیکھتی ہوں

اس وقت تمہارا پاکیزہ چہرہ ایک معصوم بچے کی طرح
اپنی صداقتوں کی گواہی دیتا ہے
واقعی !
تم اس دنیا کی سب سے انمول ہستی ہو۔

O-O-O

یہ کیسا وقت آگیا ہے ؟

یہ کیسا وقت آگیا ہے ؟
رشتوں کی صداقتیں ختم ہو رہی ہیں
نازک اور سچے خیالات کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہے
کیا جذبات کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے ؟
ہر شخص اپنے نفس کا غلام ہو گیا ہے
خونی رشتے بھی مجبوریوں کے بندھن کو نباہ رہے ہیں
انسانی لہو اتنا ارزاں کیوں ہو گیا ہے ؟

پیار محبت کے اوصاف ماضی کے دُھندلکوں میں کھو گئے ہیں
یہاں تو مروّت کی قدر بھی آخری سانس لے رہی ہے
رویوں میں عجب تلخی آگئی ہے
کیا یہی منصبِ آدمیت ہے ؟

o-o-o

وہ لڑکی کہاں کھو گئی ہے ؟

بولتی آنکھوں اور معصوم شرارتوں والی جس لڑکی سے میں واقف تھی
وہ نجانے کہاں کھو گئی ہے ؟
آج بڑے دنوں کے بعد اسے غور سے دیکھا تو ایسے لگا
کہ وہ سونے کے پنجرے میں قید ایک بے بس پنچھی ہے
آس پاس کے سارے پرندے اپنے اپنے راگ الاپتے ہیں
اور وہ عالمِ حیرت میں ان کو سننے پر مجبور ہے
تمام دن اپنے بچھڑے ہوئے ساتھیوں کو سوچتی رہتی ہے
لیکن ساری سوچیں لفظوں میں ڈھلنے سے پہلے ہی دم توڑ جاتی ہیں
اس کی بے بسی اور تنہائی پر آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں ہے

وہ اپنی حقیقت سے دُور ہو رہی ہے
اور بڑی سرعت کے ساتھ اجنبی پرندوں کے رنگ میں خود کو ڈھال رہی ہے

کوئی تو اس کو بتلائے یہ اُس کا اپنا رنگ نہیں ہے
اگر وہ خود کو اسی طرح مخالف ہواؤں کے سپرد کرتی رہی ....
تو آنے والے دنوں میں اس کی شناخت کے سارے رنگ ختم ہو جائیں گے۔

0-0-0

منزل آشنا ساتھی کے نام

کوئی ایک تو سر خرُو ہوا
شبنم شبنم لوگوں میں سے کسی ہاتھ پر تو آفتاب طلوع ہوا
اس خبر نے سانسوں میں خوشبو بھر دی ہے
کہ ایک ساتھی جو خواہش کے راستوں پر سر گرمِ سفر تھا
منزل آشنا ہوا

شکر ہے حرص سے بھری فضاؤں میں سچے جذبے کی ایک کونپل پھوٹی
اعلان کرنے وال سر خرُو ہوا اور جنھوں نے اپنی آنکھوں میں تمنا
کے چراغ جلائے ہوئے تھے
لمحوں کو دیکھتے رہ گئے
دریا کے پار جانے والا جاتے ہوئے پُل توڑ گیا ہے
اب ہم صرف ایک کنارے سے دوسرے کنارے کو دیکھ سکتے ہیں
دُور جانے والے کو چھو نہیں سکتے۔

O-O-O

دسمبر کی یادیں

میں وہ صبر آزما ساعتیں کیسے بھول سکتی ہوں ؟
جو تم نے ہسپتال کے بستر پہ انتہائی بے بسی کے عالم میں گذاری تھیں
دسمبر کی وہ یخ بستہ صبحیں اور خاموش راتیں میرے لئے تمام مفہوم کھو چکی تھیں
زمانے کی ہر خوشی اجنبی سی لگتی تھی
لوگوں کی ہنسی بے معنی ہو گئی تھی
بے مہر ماحول ہر لمحہ میری بے قراری میں اضافہ کرتا تھا
اور دل چاہتا تھا کہ ہمیشہ تمہارے پہلو میں بیٹھی رہوں

درختوں سے کوئی پتا بھی گرتا تھا
تو تمہاری جدائی کے

خوف سے دل ڈوبنے لگتا تھا
میں نے اپنے رب سے گڑگڑا کر تمہاری صحت اور زندگی کی دعائیں مانگی تھیں
تب مجھے ادراک ہوا تھا
کہ ماں کا وجود میرے لئے ایک ایسی روشنی کی مانند ہے
جس نے مجھے زمانے کی تمام ظلمتوں سے بچا رکھا ہے۔

O-O-O

بے اماں

میں نے دِل کی گہرائیوں سے تمہارے غم کو محسوس کیا ہے
وہ دن جو تمہاری سوچوں کے اُفق پر ایک نا قابلِ برداشت تازیانہ بن چکا ہے
اس کی شدّت کو صرف تمہارے اپنے کا ساتھ ہی بے ضرر بنا سکتا تھا
تم اُمید اور نا اُمیدی کی پریشاں حالت میں بابار اس کی جانب دیکھ رہے تھے
مگر وہ بے حس اور خاموش بیٹھا ہوا تھا

جب صورتِ حال کی گھمبیر تا حد سے بڑھ گئی
تو وہ اپنی نشست سے اُٹھا اور تمہاری جانب بڑھا
اس ایک لمحے میں
تمہارے دِل میں خوشی کے ہزاروں شگوفے کھِلے
مگر دوسرے ہی پل میں
وہ عجب بے گانگی کے ساتھ تمہارے بالکل قریب سے گذر گیا
اور اس بے رحم دنیا میں تمہیں بے اماں کر گیا

O-O-O

مانوس خوشبو سے مہکتی سانس

اِک خوشگوار احساس اُس کو ہر وقت تمہاری یاد دلاتا ہے
جب بھی اپنی ڈائری کھولتی ہے
ایک مانوس سی خوشبو اس کی سانسوں میں سما جاتی ہے
اس حقیقت کا اظہار کسی بھی تیسرے کو ورطۂ حیرت میں ڈال سکتا ہے

اس کی ڈائری میں کوئی سوکھا گلاب موجود نہیں ہے
بس تم نے ایک بار اس کی ڈائری کو بہت پیار سے چھوا تھا۔

O-O-O

خیال کی صبح

ایسی سُہانی صبح اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی
چار سُو بکھرا ہوا سبزہ ....
آسمان کی نیلگوں وسعتیں ....
اک خاموش تنہائی ....
اور
تمہارا خیال

تمہیں خبر ہے، آج میرے خیال کی صبح تمہاری یاد سے ہوئی ہے۔

O-O-O

دُعا

اے میرے رَب !

تو نے میرے ہر عیب کی پردہ پوشی کی ہے

میرے قلب و ذہن کو اتنی وسعت عطا کر دے

کہ میں ڈوبتی اُبھرتی اور بنتی بگڑتی خواہشوں کے راستے میں پیش آنے والے

ناپسندیدہ لمحوں کو

ہمیشہ کے لئے بھلا سکوں۔

O-O-O

عزم بھرے جذبے

تمناؤں کی حفاظت نہایت صبر آزما مرحلہ ہے
خواہشوں کا سفر کسی منزل پر تمام نہیں ہوتا
محبت بھرے جذبوں میں حرص کی آمیزش ہو جائے تو زندگی کی حقیقتوں سے
اعتبار ختم ہو جاتا ہے

سچے جذبوں کی کونپل جہاں پر بھی پھوٹے گی
اسے اپنی نمو کے لئے کسی اعلان کی حاجت نہیں ہے
آنکھوں میں تمنا کے جلتے ہوئے چراغ اپنے اظہار میں ان روشنیوں
سے کتنے بہتر ہیں
جن کی لمحاتی چکاچوند سے نظریں چندھیا جاتی ہیں
دریا کے اُس پار جانے والا جاتے ہوئے پُل کو توڑ گیا ہے تو کیا ہوا ؟
ہم لمحوں کے تعاقب میں دریا میں اُتر جانے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں۔

O-O-O

شاداب نسبتیں

میں جب بھی دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھاتی ہوں
میرا چہرہ ندامت کے اشکوں سے تر ہو جاتا ہے
میری کوتاہیوں کے بدلے میں تیری رحمتوں کا نزول ہوا ہے
میری خواہشیں اظہار سے پہلے ہی تیرے کرم کی بارشوں سے سیراب ہوتی ہیں
میرے قلم کو جذبوں کی سچائیاں تیری ہی عطا ہیں

اے مرے پروردگار !
میں گناہوں سے آلودہ وجود لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں
میں اور مجھ سے وابستہ تمام حوالے تیری رحمتوں کے طلب گار ہیں
ہمیں فکر و عمل کی اس اقلیم میں قدم رکھنے کی توفیق عطا کر
جو باطن کی حقیقتوں کی مظہر ہے
اے مالک !
خیر کی روایت سے جڑی
ہماری نسبتوں کو ہمیشہ شاداب رکھ !

0-0-0

مہربان

زمین مہرباں ہے
کہ اپنے مکینوں کو اک مادرِ مشفق کی طرح سینے سے لگائے
ان کی ساری آرزوؤں کو اپنی اُمنگوں کا سینہ چیر کے پورا کرتی ہے
لیکن ہم میں سے ہر شخص خواہشوں کے مُنہ زور گھوڑے پر سوار ہو کر آتا ہے
اور تکمیل کی خواہش کے بعد عجب رعونت سے دھرتی کو روندتا چلا جاتا ہے
پندرہ کروڑ بچوں کی موجودگی میں بھی اس مٹی کو بانجھ پن کے طعنے مل رہے ہیں
طاقت کی کرسی پر سوار بیٹوں کی غیرت اور حمیت گہری نیند سو رہی ہے
زمین مہرباں ہے
اپنے سرکشوں پر ان بیٹوں کے صدقے میں عنایتیں جاری رکھے ہوئے ہے
جنہوں نے ماں کے تقدس کی قسم کھائی ہے
زمیں مہرباں ہے

کہ اس کی محبتوں کے چشمے ابھی تک ہر خاص و عام کے لئے اسی یکسوئی سے بہ رہے ہیں

اس کی ٹھنڈی ہوائیں ہر ایک کیلئے یکساں ہیں
اس کے پھل' پھول' رنگ اور خوشبوئیں سب کے تصرف میں ہیں

زمیں مہرباں ہے
کہ عمر بھر کی لرزشوں کے باوجود ہماری آخری آرام گاہ بھی ہے۔

O-O-O

اُداس نسلیں

ن کے دو دھاروں کے درمیان لاتعلقی کی عجب خلیج حائل ہو رہی ہے
وچ کی دُوریاں باہمی رابطوں کی دیوار بنی ہیں
ہ لمحہ نارسائی کا دُکھ شدید تر ہو رہا ہے
مارے ذہن کے کورے کاغذ پر
ر و نظر کی ایسی تحریریں نمایاں ہو رہی ہیں
جنہیں دُور کر کے پُرانے ستارے اجنبیت کے سائیوں کو گہرا کر رہے ہیں

ہمیں سرکشی اور نافرمانبرداری کے القابات سے نوازا جا رہا ہے
یکن ہمارے کرب کا اندازہ کس کو ہے ؟
روایت کے اس منظر نامے میں اپنے آپ کو اجنبی کردار تصور کرتے ہیں
ہمیں اپنے خیالات کو دوسروں پر مسلط کرنے کی ضد نہیں ہے
ہم اپنی زندگیوں میں ان کی شمولیت کا حق چاہتے ہیں۔

0-0-0

ہوا سے منسوب جذبوں کی سرشاری

میں جب بھی اپنی سوچ کا دَر وَا کرتی ہوں
فکر و نظر کی سلطنت پر اِک مانوس ہوا کی حکومت ہوتی ہے
مجھے اتنی فرصت کہاں ہے ؟
کہ ....
ارد گرد کے آتے جاتے جھونکوں پر اِک لمحہ کیلئے بھی اپنی توجہ مرکوز کروں
کہ میں نے اپنی زیست کا ہر لمحہ اس ہوا سے منسوب کر دیا ہے۔

0-0-0

ادراک

تمہارا دعویٰ ہے کہ ہمیں زندگی کی حقیقتوں کا ادراک نہیں ہے
آسمان سے جن رحمتوں کا نزول ہوا ہے
ہم ان کی قدر و قیمت سے آشنا نہیں ہیں
نجانے تم نے اتنی بڑی بات کس بنیاد پر کہہ دی ہے ؟
ہم نے ہر لمحہ ان حقیقتوں کی سچائی کو اپنی رگوں میں گردش کرتے لہو کی طرح
محسوس کیا ہے
تمام عمر کی تلاش اور جستجو کے بعد تشکر کے یہ بیش بہا لمحے ہمارا نصیب بنے ہیں

مگر تمہارا اصرار ہے
کہ ہم انہیں حرفِ بے صوت کی طرح بے وقعت سمجھ رہے ہیں
تم ہماری ذات کے ہر پہلو سے آشنائی کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی ہماری فکر کے اس
گوشے سے ہمیشہ انجان ہی رہو گے
جہاں ہمارے مقدر کا ستارا' اپنی تمام تابناکیوں کے ساتھ جلوہ فرما ہے۔

0-0-0

اپنی پہچان کو زندہ رکھنا ہے

ہم نے اپنے اردگرد احساسِ کمتری کے شکار عجب کردار دیکھے ہیں
لاشعور میں میں چھپا ہوا خوف' ان کے ہر عمل سے ظاہر ہوتا ہے
ان کے تصرف میں موجود تمام ستارے بے اعتنائی کا شکار ہو کر
اپنی تابناکی کھو رہے ہیں
اور وہ انجانے ستاروں کے تعاقب میں عقل خرد سے بیگانہ ہو رہے ہیں
اپنی زبان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں
اور گفتگو میں پرائی زبانوں کی غلط اور بلا ضرورت الفاظ کی
بھرمار کو طبقۂ اشرافیہ میں اپنی پہچان کا سبب گردانتے ہیں

سادہ اور بے تکلف زندگیوں کا تصور ختم ہو گیا ہے
رویّوں میں عجب تصنع اور بناوٹ در آئی ہے

ہر لمحہ مال و زر کی تمنا نے انہیں اخلاقی اقدار سے بیگانہ کر دیا ہے
زندہ اور آزاد قوموں کی طرح سربلند ہو کر جینے کا تصور دم توڑ چکا ہے

ایسے میں اِک مہرباں روشنی، ہمیں آگہی کا پیغام دے رہی ہے
کہ ....
ہم نے اس وضع ہجوم میں اپنی ذات کی پہچان کو زندہ رکھنا ہے

O-O-O

سورج کی قربت کے خواہشمند

اے سورج کی قربت کے خواہشمند!
تم اس کی تپش اور حرارت کے خُوگر نہیں ہو سکتے
ستاروں کی آب و تاب دیکھنے کی عادی آنکھیں
اگر آفتاب کی روشنی کو محدود فاصلے سے دیکھنے پر بضد ہوں
تو بھی مایوسی اور ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا

پھول کے لئے مہرباں شبنم کی موجودگی زندگی کا باعث ہوتی ہے
لیکن ....
ظالم ہواؤں کے بے رحم تھپیڑوں سے پھول کُملا جاتے ہیں

ے ہوا کو پکڑنے کے آرزو مند
یا تو نے کبھی ہوا کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے ؟

اندنی کے نور میں ڈوبی ہوئی رات اپنے حُسن میں یکتا ہوتی ہے
کن اگر تو اسے اپنے آنگن میں مقید کرنا چاہے
تو چاندنی کی ناراضگی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

O-O-O

جب وہ سفر پر روانہ ہو گا

آج شب کو، جب وہ سفر پر روانہ ہو گا
اِک خوشگوار احساس ہر پل اُس کا ہم سفر ہو گا
ہر مہرباں ساعت تعلق کی پختگی میں اضافہ کرے گی
سفر کے دوران اُس ایک کا خیال ضرور آئے گا
جس کی پُر خلوص دُعائیں اپنے پیارے کے سکون اور سلامتی کی طلب گار ہیں
خدا اُس بہت اچھے کو ہر غم والم سے بچائے
اور ....
زمانے کی تمام سرد و گرم ہوائیں اس کو چھوئے بغیر گذر جائیں

0-0-0

رویوں کی بے حسی نے

رویوں کی بے حسی نے اُس لڑکی کو زندگی سے بہت دُور کر دیا تھا
اس کی ذات کا سارا اعتماد کرچی کرچی ہو کر بکھر چکا تھا
وہ محبتوں کا اعتبار کھو چکی تھی
آس پاس کے سارے لوگوں میں خود پسند مشہور ہو گئی تھی
لاتعلقی کی عجب کیفیت اس کے وجود کا حصہ بن چکی تھی
اس کی تمام خواہشات' اظہار سے پہلے ہی دَم توڑ چکی تھیں

آسمان سے رحمتوں کا نزول ہوا
اُس کے وجود کا سارا گرد و غبار ختم ہوتے ہی
یقین کی اِک شبنمی فضاء نے
اُس کی تشنگی کو سیراب کر دیا ہے
اب اُس کا ہر عمل زندگی سے محبت کا ضامن بن گیا ہے۔

o-o-o

جُداگانہ زاویے

خیالات کے جُداگانہ زاویے ذہنوں کا نصیب بنے ہیں
تو سوچوں کے اختلافات' رویّوں میں ظہور پذیر ہونے کے خطاوار کیوں
ٹھہرائے جارہے ہیں ؟

یہ کیسا جبر ہے ؟
جو ہماری زندگیوں پر مسلط کیا جارہا ہے
اَنا کی جھوٹی دیواریں' صداقتوں کے ابلاغ میں رُکاوٹ بن رہی ہیں
تاریکیوں کی خوگر آنکھیں' اُجانے سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہورہی ہیں ؟
کائنات کی بے کراں وسعتیں' ہر خاص وعام کے لئے یکساں ہیں
تو اہلِ دِل کے لئے زمیں کا دائرہ' لمحہ بہ لمحہ تنگ کیوں ہورہا ہے ؟

یہ کون لوگ ہیں ؟

جو محبتوں کے چشموں کو زہر آلود کر رہے ہیں

انتقام کے جذبوں سے فضاء بوجھل کیوں ہو رہی ہے ؟

کیا فکر و نظر کے اختلافات ایسے سنگین جرم کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں

کہ سادہ اور معصوم تمناؤں کے لئے زندگی کے تمام راستے مسدود کئے جا رہے ہیں

0-0-0

اظہار کا سلیقہ نصیب ہو رہا ہے

خواہشوں کو اظہار کا سلیقہ نصیب ہو رہا ہے

انسانی رویّوں کی جانچ اور پرکھ کے مروّجہ پیمانے تبدیل ہو گئے ہیں
زندگی کی بے رنگ تصویروں کے خدوخال نمایاں ہو رہے ہیں
مبہم تصورات نے دِل آویز حقیقتوں کا رُوپ اختیار کیا ہے
وجود کی قدر و قیمت کا احساس پختہ ہو رہا ہے

جذبے معتبر ہونے لگے ہیں
ادھوری تمناؤں نے اپنی تکمیل کیلئے نت نئے راستے اختیار کئے ہیں
نامساعد حالات کا مقابلہ کرنے کا عزم اور حوصلہ پیدا ہوا ہے
دِل و دماغ کے رابطے مستحکم ہو رہے ہیں
اور زندگی کے سارے خدشے یقین کے رنگوں میں ڈھل گئے ہیں۔

O-O-O

اُسے کچھ خبر نہیں ہے

اُسے کچھ خبر نہیں ہے
اُس کا یہ رُوپ کن ریاضتوں کی عطا ہے
محبتوں کا قرینہ .....
اُس کی زندگی کو عجب رنگ میں ڈھال گیا ہے
اُس ایک پیکر نے اُس کی بنجر سوچوں کو' شادابی بخش دی ہے
یہ وہی تو ہے
جو اُس کے بے چین وجود کو جینے کا نیا ڈھب سکھا دیا ہے
اب وہی اِک خیال بخشنے والا نور
اُس کی تمناؤں کا حاصل ہے
اور اسی خلیوں کو اجالنے والی روشنی کا ارمان ....
اُس کی زیست کا نصاب قرار پایا ہے۔

O-O-O

رات کے پچھلے پہر

رات کے پچھلے پہر،
جب سارا عالم نیند کی گہری وادیوں میں گم ہو
ہمارے دِل میں بڑی شدت سے اِک تمنا جاگتی ہے
کہ یہ حسین لمحے تمہاری سنگت میں گذاریں

تم ہمارے سامنے بیٹھے رہو
اور ہم تمہاری زبان سے ادا ہونے والے ہر لفظ کو بڑی احتیاط سے اپنی سماعتوں میں اُتاریں
کچھ وقت اِک بے ضرر خاموشی میں بھی گذرے
نگاہوں سے ایک دوسرے کے دِل کی بات جانیں
تمہاری رفاقت میں گذرنے والے ہر لمحے کو اپنے دل کی کتاب پر نقش کرلیں
اور پھر اپنی اُداس نگاہوں میں ایک حسین منظر سجائے
افسردہ دِل اور دبے قدموں کے ساتھ واپس اپنی تنہائیوں میں لوٹ آئیں۔

0-0-0

اُس روز تم نے کہا تھا

پہلی خاموشی کا قصہ بھی عجب ہے

اُس روز تم نے کہا تھا
کیوں نہ ہم دونوں آج رات کے پچھلے پہر تک
مکالموں کے سحر سے آزاد رہیں
اور اُس نے اُداس لہجے میں تمہاری رائے کا خیر مقدم کیا تھا
تمام دِن گذرے لمحوں کی اُلجھی گتھیاں سلجھانے میں گذرا تھا
پھر تم نے چپ کا قفل کھولا تھا
خاموشی کے طویل عمل کے بعد اُس کی بے ساختہ گفتگو کا مرحلہ بھی آیا تھا
تم نے بڑی دلچسپی کے ساتھ اُس کی تمام باتوں کو سُنا تھا
اور .....
اُس کے بے ضرر لفظوں کا مان رکھتے ہوئے اُس کو معتبر کر دیا تھا۔

0-0-0

قلب و نظر کے راستے

قلب و نظر کے راستے کسی دنیاوی واسطے کے محتاج نہیں ہیں

تمہارے بغیر گذرنے والی ہر ساعت اس احساس کو عجب تازگی بخش ر
یہ ظاہری فاصلے، تعلق کے راستے کی دیوار بننے کے اہل بھی نہیں ہی
دوری کی فضاء میں پنپنے والے مدھر نغمے اپنی لے اور دل آویزی میں یک
خیالوں کے بنجر گوشے، تصور کی زرخیزی میں نمو پا رہے ہیں
مہرباں لمحوں کی یاد، اداسی میں اضافہ تو کر رہی ہے
مگر .....
سوچوں پر ملال یا پچھتاوے کا کوئی سایہ بھی نہیں ہے
آسمان کا ہر ستارا ہمارے رتجگوں کا رازداں ہے
کہ .....
ہم نے اس جذبے کی پاکیزگی کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے محسوس کیا

o-o-o

سوچوں کے منتشر زاویے

اے مرے ہمدم !

جب موسموں کی تندی و تیزی زندگیوں کا نصیب بن گئی ہے
تو پھر آنے والی خزاں رُتوں سے پریشاں ہونے کا کیا جواز ہے ؟

خوف اور پچھتاوا عمل کے راستے کی بڑی رُکاوٹیں ہیں
ہم نے اپنے لئے پیہم غور و فکر کے بعد جو راستہ منتخب کیا ہے
اس میں ماضی کی طرف پلٹ کر دیکھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے
ہر گذرتا ہوا لمحہ ' اعصاب کے بوجھل پن کو ختم کر رہا ہے
ایسی حالت میں فردا کے عذاب کا خوف ذہنوں پر کیوں مسلط ہے ؟

ہمارے پاس بہت کم وقت ہے
اور اب جب کہ مدت سے کسی خوشی کی خبر کو ترسے اعصاب پر سوچ کے کئی در
وا ہو چکے ہیں

خیال کے بہتے دھاروں کو اپنے فیصلوں کے تابع کرنے کے سوا کوئی تدبیر کارگر
نہیں ہے

تمہیں خبر ہے کہ....
سوچوں کے منتشر زاویے
منزل سے دُوری کا سبب قرار پاتے ہیں
سو، اے میرے ساتھی !
آؤ جبلتوں کے پھیلاؤ کو ایک نقطے پر سمیٹنے کے لئے یک جان ہو جائیں

O-O-O

تم کہتے ہو

تم کہتے ہو'
محبت ہمدرد مکالموں کی تمنائی ہوتی ہے

زندگی میں بارہا ایسے مراحل آتے ہیں
جب ایک ہی چار دیواری میں رہنے والے اپنے دُکھوں کو ایک دوسرے سے
چھپانے لگتے ہیں
اور خوف اور خدشوں میں گھری مروّتوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں

ایسے میں کسی اپنے کے پیار بھرے دلاسے' جینے کی نئی اُمنگ دیتے ہیں
طمانیت کا عجب احساس ہوتا ہے

کہ کوئی تو اپنا ہمراز اور غم گسار ہے

تمہارے اور اُس کے درمیان بھی لفظوں کا انمول رابطہ ہے
تمہیں خبر ہے ؟
تم نے اُسے کتنے ہمدرد مکالموں سے نوازا ہے ؟
یہ تیسرا کون ہے ؟
جو ہمیشہ میرے اور تمہارے درمیان کانچ کی ایک دیوار بنا دیتا ہے

O-O-O

ان شدّتوں کا کیا انجام ہو گا ؟

کیسی بے مہر ساعتیں ہیں ؟
جو نگاہوں میں اِک منجمد منظر کی طرح ٹھہر گئی ہیں
عالمِ بے خودی میں دیکھا گیا خواب'
اپنی تعبیر کے حصول میں اتنا بضد ہو چکا ہے
کہ زندگی کی حقیقتوں سے نظریں ملانے کی تاب بھی نہیں رہی
بہتے پانی میں اپنا عکس دیکھ کر' کوئی خوش گمانی میں مبتلا ہو گیا ہے
دریا کی پھٹری موجیں' کناروں کی قید سے آزاد ہو کر اپنی پہچان کی خواہاں ہیں

بنجر آرزوؤں کا تسلسل' سعی کے راستے کی رُکاوٹ بن گیا ہے
جدوجہد کا اعلان نامہ بھی ....

ارادے کی عمارت کو استقامت بخشنے میں ناکام ثابت ہو رہا ہے

فیصلے کی یہ کیسی عبارت ہے جس کے الفاظ ہر گذرتے لمحے میں اپنی جگہ تبدیل کر

رہے ہیں

کون جانتا ہے ؟

ان شدتوں کا کیا انجام ہو گا ؟

O-O-O

تم کو کتنا یاد کیا ؟

کتنے بوجھل دن اور کتنی بے کیف راتیں ،
ایک ٹک راستہ تکتے تکتے بیت گئیں
آنکھیں نیند سے بوجھل اور پلکیں آنسوؤں سے تر ہوئیں
سورج کی ضوفشانیاں مدھم ہوئیں
اور چاندنی نے اپنا فسوں بکھیرا
دل کی دھڑکن تیز ہوئی اور آس کا دیا ٹمٹمایا
ہوا کو نامہ بر بنا کر کتنے فریاد بھرے سندیسے بھیجے

تم جانتے ہو ؟
ہر گذرتے لمحے میں تم کو کتنا یاد کیا ؟
مگر ......
تم نہیں آئے ۔

o-o-o

رنگوں اور خوشبوؤں کا مسکن

رنگوں اور خوشبوؤں کا مسکن،
محبتوں اور چاہتوں کی پیاسی،
یہ دھرتی اِک بھید بھری کہانی ہے
اس دِل نواز کی خاطر
لاشوں کے انبار لگے اور چار سُو لہو کے دیے جلے

کتنی مشقتوں کے بعد اس کا سہانا رُوپ ملا
ہر منظر خود سپردگی کے عالم میں اس کی ذات کا حصہ بنا
فضاء میں جلترنگ گونجے
اور تشنہ ہوائیں پیار بھرے نغموں سے سیراب ہوئیں

نجانے کیسی بے دِلی کی رُت آ گئی ہو؟
اب ہر سمت بے حسی کا راج ہے

جذبوں کا اعتبار خواب ہو گیا ہے

نغموں کی رنگینیاں' رفتہ رفتہ بے صوت صداؤں میں تبدیل ہونے لگی ہیں

اندیشوں کے ناگ سر اُٹھا رہے ہیں

یہ دھرتی کیوں خاموش ہو گئی ہے ؟

O-O-O

وہ سدابہار ہے

جب سے اُس نے اپنے باطن کے موسموں سے لَو لگائی ہے
خارج کی فضاؤں کی ہر ترکیب اس کیلیئے بے معنی ہو گئی ہے
وہ برفاب رُتوں سے جذبوں کی حرارت کشید کرنے کا ہُنر سیکھ چکی ہے

پت جھڑ کی ظالم ہوائیں اس کے آنگن سے مایوس لوٹ رہی ہیں
اور ہجر کی رُتوں نے بھی اُس کے صبر کو مقدور بھر آزما لیا ہے

مگر انہیں کیا خبر ہے ؟
اُس نے جس مہربان شجر پر اپنا آشیانہ بنایا ہے
وہ سدابہار ہے۔

O-O-O

حقیقت کا رُوپ

اِک خواب نے حقیقت کا رُوپ اختیار کیا ہے

بڑے جان لیوا لمحوں کے بعد ساعتوں کو خوشگوار ساعتوں کی نوید ملی ہے
دلوں میں سلگتی آگ کی تپش کم ہوئی ہے
تو......
سوچوں کی زرخیزی کو نمو پانے کی اہلیت میسر ہوئی ہے
منظر سے خوش گمانی کی گرد صاف ہوئی ہے
اور اپنی کوتاہیوں کو تسلیم کرنے کی ابتداء ہوئی ہے
تعلق کی غیر متناسب تقسیم اپنی حدود سے آشنا ہوئی ہے

بڑی بے رحم راتوں کے بعد یہ پُر سکون گھڑیاں نصیب ہوئی ہیں

O-O-O

ہم کلام ہونے کی خواہش

وہ خاموشی کے بھنور میں پریشاں ہے
اور چار سُو گفتگو کا فن راج کر رہا ہے
لفظوں کے قبیلے میں عدمِ شمولیت نے عجب خساروں کو اس کے آنگن میں اُتارا ہے
نجانے یہ بے کلی کی کیسی کیفیت ہے جو ہر دم لبوں پر آنے سے گریزاں ہے
اظہار سے چشم پوشی نے لاتعلقی کی اجنبی فضاء کو جنم دیا ہے

اس کے دل میں لفظوں سے دوستی کی خواہش سر اُٹھا رہی ہے
ایسے لفظ ......
جو ہواؤں کے دوش پر اُس کے جذبوں کی ترسیل کریں
جن کے سحر سے اُس کے پیاروں کے سارے شکوے دَم توڑ دیں
اور
جو اُسے تم سے ہم کلام کر دیں۔

0-0-0

آؤ آج عہد کرتے ہیں

اے مرے،

تمہاری زبان سے ادا ہونے والے سارے لفظ

مرے دل کی دھڑکنوں میں شامل ہیں

تم میری اُداسیوں سے پریشاں ہوتے ہو

اور میں تمہاری

پریشانیوں سے اُداس ہوتی ہوں

تو آؤ، آج ایک عہد کرتے ہیں

میں تمہیں سدا ہنستی مسکراتی ملوں گی

اور تمہاری نگاہوں میں کبھی بھی ندامت کا کوئی عکس نہ ہوگا

آؤ!

معصوم اور بے ضرر جذبوں کو زندگی کا محور و مرکز بنا لیں

میں نے اپنے دل کے عہد نامے پر یہ تحریر نقش کرلی ہے

کہ .....

اب ہمیشہ سربلند ہو کر چلوں گی

اے مرے !

تمہاری نگاہوں کی اُداسی اور لہجے کی اُلجھن مجھے لمحہ بہ لمحہ زندگی سے دُور کر رہی ہے

آؤ عہد کریں

ہم پریشانیوں کے ہر حصار کو ختم کرنے میں ایک دوسرے کے ہم قدم ہوں گے

اور کبھی 'کسی منتشر اکتامین بھی'

جدائی کے الفاظ اپنے لبوں پر نہیں لائیں گے۔

O-O-O

اے میری دسترس سے دُور پھول !

اے میری دسترس سے دُور پھول !
تو کن وادیوں کو مہکاتا پھر رہا ہے
تجھے خبر ہے کہ میری تنہائی تیرے لئے کتنی اُداس ہے ؟

میں ہر رات خوابوں میں اپنا کٹورا سا ہاتھ پھیلاتی ہوں
اور تیرا انتظار کرتی ہوں
جب میری نگاہیں تم سے آشنا نہیں ہو پاتیں
تو میری پلکیں آنسوؤں سے بوجھل ہو جاتی ہیں
اور یہ آنسو ہر لمحہ میرے دل پر گرتے ہیں
ٹپ.. ٹپ.. ٹپ.........

0-0-0

سمندر اور تنکے کا ساتھ

سمندر اور تنکے کا ساتھ تقدیر کا عجب فیصلہ ٹھہرا ہے
بے کنار بحر' تنکے کے لئے سراپا مہر ہے
سہمی سہمی نگاہیں اور بے ترتیب دھڑکنیں
سب خوفزدہ و حیراں ہیں
اِک تنکا' آبِ رواں کے مقابل ہوا ہے
اِک بے مایہ' اِک انمول ہستی کا ہم سفر ہوا ہے
تنکا' سمندر سے رفاقت کا حق کیسے ادا کرے !
اے میرے سمندر !
مجھ تنکے کو اپنے بہاؤ میں لے کر چل۔

O-O-O

اختتامیہ:

شبنم سے مکالمہ

"شبنم سے مکالمہ" نثری نظموں پر مشتمل رابعہ سرفراز کا پہلا شعری مجموعہ ہے جس سے متعلق مجھے کچھ کہنا ہے۔ لیکن رابعہ نے تو اپنے فکری اور جذباتی میلانات و محسوسات کو شعروں کی خوبصورت قوسوں میں خود ہی نمایاں کر دیا ہے۔ فن شعر کی نرم و نازک سیج پر جو گلہائے خوش رنگ بکھیرے ہیں، وہ اپنے معیار و مقام کا تعین خود کرتے ہیں۔

پڑھتے ہوئے مجھے لگا یہ مجموعہ دراصل ایک لڑکی کی علامت ہے۔ لڑکی جو مشرق کی ردا اوڑھے ساری ہی اچھی روایتوں اور خیر کے سارے ہی جذبوں سے مامور ہے۔ یہ مجموعہ اسی لڑکی کے احساسات کا آئینہ ہے۔ آئینہ جو شفاف ہوتا ہے اور نازک بھی۔ جو صد ہا عکس ولرزہ دکھاتا ہے، لیکن ٹھیس لگنے سے چٹخ بھی جاتا ہے اور چٹخنے کی صدا بھی پیدا کرتا ہے جس کی تاثیر مسلّمہ ہے۔

رابعہ کسی اَدَق فلسفے کی گنجلک گرہیں نہیں کھولتیں، وہ تو بے ضرر لمحوں کی بات کرتی ہیں۔ خواہشوں کے موسموں میں بسیرا کرتی ہیں۔ معصوم یادیں دُہراتی ہیں۔

یہ خواہشیں، یہ موسم، یہ یادیں ہی تو دراصل زندگی کی تعبیریں ہیں۔ یہی تو زیست کی ناگزیر جہتیں ہیں جو پا گیا' وہ سہل ہو گیا۔ جو نہ پا سکا' وہ بھٹکتا رہا۔ رابعہ کے ہاں یہی فلسفہ

اکائی بن کر اُبھرتا ہے۔

"آشنا خوشبو کا اعتبار نامہ" میں سے یہ لائنیں دیکھیے:

سچ کہنا ؟
میری منتظر آنکھوں کے پانی میں تمہیں اپنے مقدر کا عکس نظر نہیں آتا
کیا میرے لہجے کے تانے بانے میں تمہاری چاہتوں کے رنگ نہیں ہیں ؟
تم زندگی کے سب سے بڑے سچ کو سنجیدہ مذاق سمجھ رہے ہو !

گر آنے والی ساعتیں مرا امتحان ہیں تو پھر بھی مجھے کوئی شکوہ نہیں ہے
وقت سے کہو تیزی سے گذرے کہ مجھے اس گھڑی کا شدت سے انتظار ہے
جب میں ہر لمحہ بدلتے زمانے میں یہ بات اعتبار سے کہہ سکوں
کہ اس راہ سے گذرنے والی یہ خوشبو صرف میری ہے۔

وہ پھول ہی نہیں چنتیں، کانٹوں کی نوکیں بھی کُندہ کر دیتی ہیں، اُنہیں حالات کی ڈراؤنی شبیہہ ڈراتی نہیں مہمیز کرتی ہے۔ مایوسی اُن کے ہاں گناہ ہے۔ وہ خواہشوں کے طمع زاد ویرانے میں نہیں بھٹکتیں، وہ تو خسارے کا سودا کرتی ہیں لیکن خوش ہیں کہ اُنہوں نے بڑھ کر مہربان رُتوں سے دوستی کر لی ہے۔

وہ جانتی ہے

بے مہر انجان رُتیں
زندگی کی بساط کے وہ مُہرے ہیں

جو خوف اور دہشت کی علامت تو ہیں
لیکن جب چال چلے گی
تو کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا
وہ عجب بے نیازی سے مسکرا رہی ہے
اسے بے مہر انجان ہواؤں کا کیا خوف ہے
اک انمول، مہرباں رُت اُس کے سفر کی ساتھی ہے

ٹالسٹائی نے کہا تھا ....

" کسی ادبی فن پارے کی اہمیت اس بات سے متعین ہوتی ہے کہ اس نے زیادہ سے زیادہ کتنے لوگوں کو متاثر کیا ہے۔"

رابعہ اُس دُکھ، سُکھ کی بات کرتی ہیں جو ہمارے اپنے ہیں، جو ہر لڑکی، ہر عورت کی ذات کے سدا بہار موسم ہیں۔ جو خزاں بہار کے عمل سے دوچار رہتے ہیں لیکن کبھی لدکر قصہ پارینہ نہیں بنتے۔ رابعہ کے تراشے ہوئے آئینے میں جب کوئی لڑکی اپنی شبیہہ دیکھتی ہے تو آئینہ گر کے ہنر میں خود کو شریکِ کار سمجھتی ہے۔ اگرچہ یہ سرگذشت نئی نہیں، انہی شیشہ و سنگ سے بے شمار مورتیں تراشی جا چکی ہیں، لیکن رابعہ نے انہی لوازمات سے اپنے منظر، اپنے موسم، اپنے چہرے کھوجے ہیں۔ یہاں موضوعات کی تازگی نہ سہی، موسم و منظر کی تازگی ضرور موجود ہے۔ کیونکہ صداقت کبھی زائد المیعاد نہیں ہوتی۔

رابعہ نے اِس صداقت کے اظہار کے لئے نثری نظم کا پیرایہ اختیار کیا ہے۔ شعر تو پھول ہے جس کی اَن گنت قسمیں ہیں۔ ہر، ہر قسم اپنی بُو، باس کے ساتھ قلب و نظر کو مہکاتی ہے۔ یہ تو انسان کے اپنے ذوقِ مشام و نظر پر منحصر ہے کہ اُسے کس قسم، کس رنگ، کس بو کا پھول پسند آتا ہے۔

فکر کو بیان کے موزوں سانچوں میں ڈھال دینا دراصل بڑا کمال ہے۔ اور رابعہ کے

ہاں یہ وصف موجود ہے کہ خیال کی مدھرتا، لفظوں کی چاشنی میں ڈھل جاتی ہے۔ اور فکر کی اقلیم
دنوں کے علم تلے مفتوح نظر آتی ہے۔ کچھ پرانے دُکھ، نئے پَیراؤں میں ڈھل کر اُداس کر
جاتے ہیں۔ کچھ نئی سوچیں فکر و ذہن کی پرتیں کھولتی ہیں۔

مجھے اُمید ہے رابعہ کی یہ متاع اپنی انفرادیت، اپنی تازگیوں کے ہمراہ سدا بہار رہے گی۔

طاہرہ اقبال

رابعہ کی نظمیں

لڑکیوں کو بچپن سے ہی چیزیں جوڑ، جوڑ کر رکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ کھلونے، گڑیا اور پھر جذبے' بڑے سینت سینت کر رکھتی ہیں۔ رابعہ کی شاعری پڑھ کر لگتا ہے کہ کھلونے جوڑتے جوڑتے حرف جوڑنے لگ گئی ہے اور کھلونے جوڑنے، اور حرف جوڑنے کا درمیانی سفر کچھ زیادہ نہیں ہے۔ جیسے بچے مٹی کے کھلونے سے بہل جاتے ہیں' ویسے ہی رابعہ سایہ کے ملنے پر مطمئن ہیں جبکہ لوگ وجود کی پوری عمارت پر بھی شاکر نہیں ہوتے۔ یہ عمر کے اُس حصے میں ہیں جہاں خواہش کی آخری حد یہ ہے کہ راہ سے گذرنے والی خوشبو صرف اُن کی ہو۔ حالانکہ وہ تو سب کی ہوتی ہے۔ انہیں انتظار ہے تو فقط گرد کے منظر سے ہٹنے کا تاکہ ان کے حصے کا منظر واضح ہو۔

رابعہ کی نظموں کا موضوع وُہی آفاقی جذبہ ہے جو دِل پر عُمر کے ایک خاص حصے میں مختلف شدتوں سے اُترتا ہے جس کی لَو سے ہر چہرہ دمکتا ہے۔ ہر آنکھ خوابوں کی دھنک سے بجتی ہے۔ رابعہ کی محبت کا تعلق ہے تو اسی ہیر، سسّی، کے قبیلے سے۔ مگر یہ کچھ بوڑھی اور اُداس ہے۔

اگر میں یہ کہوں کہ یہ اپنی ذات کے امکان کی آخری سیڑھی پر ہے تو یہ غلط نہ ہوگا۔ ابھی اس نے امکان کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہے اور اس کی ساری کتاب پڑھی تو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کے اندر دوسری سیڑھی پر قدم رکھنے کی صلاحیت ہے۔ آخری نظمیں بہت خوبصورت احساس کی حامل ہیں۔ بعض ایک تو واقعی چونکا دینے والی اور دل کا دامن تھام لینے والی ہیں۔ مثلاً

"آشنا خوشبو کا اعتبار نامہ"، "انتظار"، "لوگ تمہیں پڑھتے ہیں"، "جذبہ اور زندگی"، "کانوں میں کیوں الجھاتے ہو ؟"، "اعتماد کے زوال کا تجربہ"۔

ایک بات جس کی تعریف نہ کرنا شاعرہ سے زیادتی ہوگی، وہ نظموں کے خوبصورت عنوان ہیں جو ان کی تخلیقی ہنرمندی کی دلیل ہیں۔ مگر ان کی بعض نظمیں ایسی ہیں جنہیں پڑھنے کے بعد یہ خیال آتا ہے کہ اگر یہ آخری دو تین لائنیں نہ لکھتیں تو زیادہ اچھا تھا۔

بے شک ان نظموں کا اضافہ شاعری کے بیکراں قائم سمندر میں کوئی بڑا تموج تو نہیں لائیں گی، لیکن بہرحال یہ ان کی ذات اور ان کے جذبوں کا اظہار ہے۔ آج اگر انہوں نے اظہار سیکھ لیا ہے تو کل اظہار کے خوبصورت سانچے بنانا بھی سیکھ لیں گی۔

سمیرا نقوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ تشکر

قدرت نے انسان کو غور و فکر کی صلاحیتوں کے ساتھ اظہار کے رنگارنگ سانچوں سے بھی نوازا ہے۔ خیال، لفظوں کے رُوپ میں کاغذ پر منتقل ہو جائے تو تنہائی کا بہترین ساتھی بن جاتا ہے۔ میں بھی کسی ایسے ہی مصرف کی متمنائی تھی۔ کائنات کے تلخ و شیریں ذائقوں کا ادراک ہوا تو اظہار کی خواہش بیدار ہونے لگی۔ لفظوں سے شناسائی ہوئی اور نثری نظمیں وجود میں آنے لگیں۔ ہر گذرتے لمحے کے ساتھ لفظ میرے رازدان بنتے چلے گئے۔ لفظوں کے ساتھ رشتہ مضبوط ہوا تو تحریر میں لطف آنے لگا۔ خارجی ماحول کی بے اعتنائیوں سے گھبرا کر داخلیت کی طرف رجوع کرتی تو ایسا محسوس ہوتا جیسے تحریر کسی مہربان کی مانند اپنی آغوش میں لے رہی ہے۔ کاغذ اور قلم میرے غمگسار اور ہمدردمن گئے۔ اب تنہائی، سناٹوں کی جائے بے لوث مکالموں سے نوازتی ہے اور یہ مکالمے میری زندگی کے لئے ناگزیر ہو چکے ہیں۔

میں نے زندگی کے رنگوں کو جس طرح محسوس کیا' بعینہٖ زیب قرطاس کر دیا۔ میری نظمیں مختلف کیفیات کی عکاس ہیں۔ ان میں شکوہ، شکایت اور اُداسی سے بھرپور موضوعات بھی ہیں لیکن مجموعی طور پر ایک رجائیت آمیز لہجہ غالب ہے۔ محبت ایک طاقتور جذبے کے رُوپ میں اپنی برتری کا اعلان کرتی ہے۔ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جو مجھے مظاہر فطرت سے قربت تر بھی کرتی ہے اور رویّوں کی بدصورتی کو نظر انداز کرنے پر مجبور بھی کرتی ہے۔ مگر بعض اوقات تکلیف کی شدت ناقابل برداشت ہوتی ہے تو وہ تحریر کا رُوپ

اختیار کر ہی لیتی ہے۔

میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے مزاج کی مناسبت سے ایک سازگار ماحول میسر ہے۔ ہم مزاج فضا شامل حال ہو تو عزائم کا بلند ہونا بھی فطری ہوتا ہے۔ میں نے اظہار کا جو سانچہ منتخب کیا ہے میرے لئے اُس سے انحراف ممکن نہیں ہے۔ نثموں کی تخلیق کا یہ سلسلہ اب میرے لئے ایک مستقل عادت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ میری نثمیں اُن سب لوگوں کے لئے ہیں جو انہیں پسند کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے ادب دوست بھی ہیں جن کے نزدیک یہ تحریریں وقت کے زیاں کے سوا شاید کچھ نہ ہوں۔ اُن سے معذرت کے ساتھ میری پہلی کاوش پیش خدمت ہے!

۱۲؍ اکتوبر ۲۰۰۰ء

پس نوشت:

نثموں کا یہ مسودہ ۱۲؍ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو مکمل ہو چکا تھا مگر بعد میں کچھ دوسری مصروفیات کے سبب اس کی اشاعت رُکی رہی۔ ان مصروفیات میں ایک تو، "اختر سدیدی ..... حیات و فن" کے عنوان سے اس تحقیقی و تنقیدی مقالے کی تدوین و تکمیل تھی جو مجھے ایم۔اے کی امتحانی ضروریات کے حوالے سے لکھنا تھا۔ دوسرے ایک معاہدے کی بناء پر گورنمنٹ کالج فیصل آباد کے شعبۂ اردو میں میری تقرری تھی جس میں ایم۔اے کی تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ لائبریری اور کالج کی سو سالہ تاریخ سے متعلق ایک پراجیکٹ کے حوالے سے ریسرچ کا کام ہے۔ اس میں میرے ساتھ میری دوسری رفیقانِ کار نرگس نورین، فرحت یاسمین، سمیرا نقوی اور نوازش رباب ہیں۔

یہ میرے لئے زندگی میں ایک نیا اور خوشگوار تجربہ ہے خصوصاً شعبۂ اردو میں ہونے والے ادبی سیمینارز، اور تنقیدی نشستوں کے ذریعے مجھے کئی اہلِ قلم سے ملاقات اور تبادلۂ خیال کا موقع مل رہا ہے۔ ان نشستوں میں پیش کی جانے والی تخلیقات پر ہونے والی بحثوں سے بھی میں بہت کچھ سیکھ رہی ہوں اور کبھی کبھار مجھے بھی ان میں اپنی نثمیں پڑھنے کا

ع ملتا رہتا ہے۔ جس سے اپنی کوششوں پر میرا اعتبار بڑھتا ہے۔

بہر حال...... میری نظموں کا پہلا مجموعہ حاضر ہے۔ پہلے اس کا نام " ابھی کل کی بات ہے" .... پھر.... " کاش یہ سچ ہو!" رکھا گیا تھا۔ اب اس کا نام میں نے محترمی ریاض مجید صاحب کی ایک نظم " شبنم سے مکالمہ " سے لیا ہے جو پیشوائی کی صورت کتاب میں شامل ہے۔

اب یہ کتاب ۲۸ر دسمبر عید الفطر کے موقع پر شائع کی جا رہی ہے۔ اس کی زائد نظمیں اور اکتوبر کے بعد والا کلام " محبت زمانہ ساز نہیں" کے نام سے اِن شاءاللہ نئے سال کے شروع میں شائع ہو گا۔ میں ان تمام اہلِ قلم رفقائے کار، عزیز ساتھیوں اور اپنے طلباء و طالبات کی ممنون ہوں جنہوں نے میری حوصلہ افزائی کر کے میرا اور میرے فن کا وقار بڑھایا۔

رابعہ سرفراز

شعبۂ اردو

گورنمنٹ کالج فیصل آباد

۲۸ر دسمبر ۲۰۰۰ء

ترتیب

صفحہ نمبر

0-0-0-0-0

ہر بدلتی رُت میں ثابت قدم رہتا ہے۔ وہ زندگی کے تسلسل کی قائل ہے لیکن وہ اُن پرانے روّیوں سے شاکی ہے جو آگے بڑھتے قدموں کو روکتے ہیں۔ رابعہ سرفراز نے اپنے ہر خیال کو نئے رنگ سے باندھا ہے اور اسے نئی ہیئت میں زیادہ متنوع طریق پر پیش کیا ہے۔ اُس کی نظموں کے عنوانات اَچھوتے اور بعض تراکیب چونکا دینے والی ہیں۔ اب رابعہ سرفراز جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، رجائیت اور اِتقانِ ذات کی نمائندہ ''شاعرہ'' ہے لیکن کہیں کہیں اس کی بعض نظموں میں حزن وملال اور اَدھوری کاوش کی پرچھائیں بھی نظر آتی ہیں لیکن وہ ان سے پھول کے ساتھ کانٹے کے مصداق نباہ کرنے کی قائل ہیں۔ بقول طاہرہ اقبال ''انھیں حالات کی ڈراوٴنی شبیہہ ڈراتی نہیں، مہمیز کرتی ہے۔''

عارف رضا

تعارف

نام: رابعہ سرفراز

تاریخ پیدائش: ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء

مصروفیات: لیکچرار۔ ریسرچ سکالر شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج فیصل آباد

مطبوعات: شبنم سے مکالمہ (نظمیں)

محبت زمانہ ساز نہیں (نظمیں) (زیرِ طبع)

اختر سدیدی --- حیات و فن (تحقیقی مقالہ)

سدا وہ میرے ساتھ (انگریزی گیتوں کا ترجمہ)